

الأربعين :

الدُّرَّةُ الْبَيضَاءُ

فِي مَنَاقِبِ

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءُ عليها السلام

(سَيِّدَةُ كَائِنَاتٍ عليها السلام)

شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنْهَاجُ الْقُرْآنِ پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الدُّرَّةُ الْبَيْضَاءُ فِي مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترجمہ	:	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی (شیخ الفیہ والفقہ، دی منہاج یونیورسٹی)
تحقیق و تخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، محمد فاروق رانا (منہاجینز)
زیرِ اہتمام	:	فریڈملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعتِ اول	:	مارچ 2003ء (2,200)
اشاعتِ دوم	:	اپریل 2003ء (1,100)
اشاعتِ سوم	:	جنوری 2004ء (1,100)
اشاعتِ چہارم	:	اکتوبر 2004ء (1,100)
اشاعتِ پنجم	:	جنوری 2006ء (1,100)
اشاعتِ ششم	:	مارچ 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت VRG پیپر	:	130/- روپے

ISBN 969-32-0364-X

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریک منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
وَ الْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلَ التَّقٰى وَ النُّقٰى وَ الْحِلْمِ وَ الْكِرَمِ

﴿ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلَى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴/۱-۸۰ پی آئی وی،
مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم/۴
۹۷-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر
۲۳۳۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لابریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت
آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرخہ ۲
جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی
لابریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۱۱	مُعْتَمِدَات	❀
۱۵	آل فاطمة سلام اللہ علیہا اہل البيت ﴿سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گہرانہ اہل بیت ہے﴾	۱
۱۸	آل فاطمة سلام اللہ علیہا اہل کساء ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا گہرانہ ہی اہل کساء ہے﴾	۲
۲۱	فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء العالمین ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾	۳
۲۵	فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء اہل الجنة و ابنہا سیدۃ شباب اہل الجنة ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے رضی اللہ عنہا جنتی جوانوں کے سردار ہیں﴾	۴
۲۹	حرم اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہا و ذُرَیَّتِہا علی النار ﴿اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آل فاطمہ سلام اللہ علیہم پر جہنم کی آگ حرام کر دی﴾	۵
۳۱	اُم فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل النساء ﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾	۶

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۳۲	قول الرسول ﷺ فداکِ اُبی و اُمی یا فاطمة! ﴿فرمانِ رسول ﷺ فاطمة! میرے ماں باپ تجھ پر قربان﴾	۷
۳۵	فاطمہ سلام اللہ علیہا بضعة من رسول اللہ ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ﴾	۸
۴۰	كان النبی ﷺ يقوم لفاطمہ سلام اللہ علیہا و یرحب بہا و یقبل یدہا و یجلسہا فی مکانہ عند قدمہا إلیہ حباً لہا ﴿حضور ﷺ آمد فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے﴾	۹
۴۳	بسط النبی ﷺ شملہ لفاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا ﴿حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کُمی مبارک بچھا دیتے﴾	۱۰
۴۴	بداية سفر النبی ﷺ من بیت فاطمہ سلام اللہ علیہا و انتہائہ إلیہا ﴿سفرِ مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی﴾	۱۱
۴۷	فاطمہ سلام اللہ علیہا أحب الناس إلی النبی ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا رُوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا مرکزِ خاص﴾	۱۲
۵۲	ما كان أحد أشبه بالنبی ﷺ من فاطمہ سلام اللہ علیہا فی عاداتہا ﴿عادات و اطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا﴾	۱۳

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۵۶	رضاء فاطمۃ سلام اللہ علیہا رضاء النبی ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا..... مصطفیٰ ﷺ کی رضا﴾	۱۴
۵۹	من أغضب فاطمة سلام اللہ علیہا أغضب النبی ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا خفا..... تو مصطفیٰ ﷺ خفا﴾	۱۵
۶۰	إن الله يغضب لغضب فاطمة سلام اللہ علیہا و یرضی لرضاہا ﴿اگر سیدہ فاطمۃ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا..... ان کی رضا اللہ کی رضا﴾ اللہ خفا﴾	۱۶
۶۱	من آذى فاطمة سلام اللہ علیہا فقد آذى النبی ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف..... مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾	۱۷
۶۳	عدو لفاطمة سلام اللہ علیہا عدو للنبی ﷺ ﴿سیدہ فاطمۃ سلام اللہ علیہا کا دشمن..... مصطفیٰ ﷺ کا دشمن﴾	۱۸
۶۶	من أبغض أهل بیت فاطمة سلام اللہ علیہا فقد دخل النار و لعن الله ﷻ علیہ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾	۱۹
۶۹	أسر النبی ﷺ إلی فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا..... رازدار مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۰
۷۳	فاطمة سلام اللہ علیہا شجعة من النبی ﷺ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا..... شجر رسالت کی شاخ شرم بار﴾	۲۱
۷۶	شهادة النبی ﷺ لعفة فاطمة سلام اللہ علیہا و عرضہا ﴿عصمت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ..... خود محمد مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۲

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۷۷	۲۳ امر اللہ النبی ﷺ بتزویج فاطمة سلام اللہ علیہا من علی بن ابی طالب ؑ ﴿حضرت علی ؑ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا﴾	۲۳
۷۹	۲۴ حفل زفاف فاطمة سلام اللہ علیہا فی الملاء الاعلیٰ و مشاركة اربعین الف ملک فیہ ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت﴾	۲۴
۸۱	۲۵ دُعاء النبی ﷺ لفاطمۃ سلام اللہ علیہا و ذُریتہا ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دُعاء برکت﴾	۲۵
۸۳	۲۶ لم یؤذن لعلیٰ بزواج ثانٍ فی حیاة فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا ﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علی ؑ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی﴾	۲۶
۸۵	۲۷ ورث النبی ﷺ اوصافہ لابناء فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہم ﴿اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم..... وارثانِ اوصافِ مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۷
۸۷	۲۸ ذریۃ فاطمة سلام اللہ علیہا ذریۃ النبی ﷺ ﴿اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم..... ذُرَیَّتِ مصطفیٰ ﷺ﴾	۲۸
۸۹	۲۹ ینقطع کل نسب و سبب یوم القیامة إلا نسب فاطمة و سبہا ﴿روزِ محشر نسبِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا﴾	۲۹

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۹۲	<p>۳۰. إنها أول أهل النبي ﷺ لحوقاً به بعد وفاته</p> <p>﴿وصال مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی﴾</p> <p>آپ ﷺ سے ملیں﴾</p>	
۹۵	<p>۳۱. إنها علمت بوفاها</p> <p>﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا﴾</p>	
۹۷	<p>۳۲. غَضَّ أَهْلُ الْجَمْعِ أَبْصَارَهَا عِنْدَ مَرُورِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا</p> <p>يوم القيامة إكراماً لها</p> <p>﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اہلِ محشر نگاہیں جھکا لیں گے﴾</p>	
۱۰۰	<p>۳۳. مَنْظَرُ مَرُورِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا عَلَى الصَّرَاطِ مَعَ سَبْعِينَ أَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ</p> <p>﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر﴾</p>	
۱۰۲	<p>۳۴. تُحْمَلُ فَاطِمَةُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا عَلَى نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ</p> <p>﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی﴾</p>	
۱۰۴	<p>۳۵. فَاطِمَةُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا عِلَاقَةٌ لِمِيزَانِ الْآخِرَةِ</p> <p>﴿سیدہ سلام اللہ علیہا آخری ترازو کا دستہ ہیں﴾</p>	
۱۰۵	<p>۳۶. أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةُ وَزَوْجُهَا وَابْنَاهَا سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ</p> <p>﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا﴾</p>	

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۱۰۷	مسکنها يوم القيامة في قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن ﴿روزِ قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا﴾	۳۷
۱۰۸	إِنَّ فَاطِمَةَ وَ زَوْجَهَا وَ ابْنَاهَا سَلَامٌ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ مِنْ أَحِبِّهِمْ مجتمعون مع النبی ﷺ فی مکان واحد يوم القيامة ﴿نجتن پاک اور ان کے تمام محب قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے﴾	۳۸
۱۱۰	قالت أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها "فاطمة سلام الله عليها أفضل الناس بعد أبيها" فرمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ﴿بعد از مصطفیٰ ﷺ افضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾	۳۹
۱۱۱	قال عمر بن الخطاب "فاطمة سلام الله عليها أحب الناس بعد أبيها" فرمان فاروق اعظم ﴿بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں﴾	۴۰
۱۱۳	مآخذ ومراجع	✽

مُقَدِّمَةٌ

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں علامہ اقبالؒ کا

منظوم نذرانہ عقیدت

مریمؑ از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز	از سہ نسبتِ حضرتِ زہراؑ عزیز
نورِ چشمِ رحمۃ للعالمین	آں امامِ اولین و آخرین
آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید	روزگارِ تازہ آئیں آفرید
بانوئے آں تاجدارِ ہلُ اتی	مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا
پادشاہ و کلبہٗ ایوان او	یک حسام و یک زرہ سامانِ او
مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق	مادرِ آں کاروانِ سالارِ عشق
آں یکے شمعِ شبتانِ حرم	حافظِ جمعیتِ خیرالامم
مانشیدِ آتشِ پیکار و کیس	پشتِ پازد بر سرِ تاج و نگین
واں دگر مولائے ابراہیم جہاں	قوتِ بازوئے احرارِ جہاں
درِ نوائے زندگی سوزِ از حسین	اگر حقِ حریتِ آموزِ از حسین

جوہر صدق و صفا از امہات	سیرت فرزند ہا از امہات
مادراں را اسوۂ کامل بتول	مرزع تسلیم را حاصل بتول
با یہودے چادر خود را فروخت	بہر محتاجے دلش آں گونه سوخت
گم رضائش در رضائے شوہرش	نوری و ہم آتشی فرمانبرش
آسیا گردان و لب قرآں سرا	آں ادب پروردہ صبر و رضا
گوہر افشاندے ہدامان نماز	گریہ ہائے او ز بالین بے نیاز
بچو شبنم ریخت بر عرش بریں	اشک ادب چید جبریل از زمین
پاس فرمان جناب مصطفیٰ است	رشتہ آئین حق زنجیر پاست
جہد ہا بر خاک او پاشیدے (۱)	ورنہ گرد ترہش گردیدے



﴿ بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے ﴾

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

فصل: ۱

آل فاطمة سلام الله عليها أهل البيت

﴿سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھر انہ اہل بیت ہے﴾

۱۔ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ: أن رسول الله ﷺ كان يمر بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر، يقول: الصلاة! يا أهل البيت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۲، رقم: ۳۲۰۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۵۹، ۲۸۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۱، رقم: ۱۳۳۰، ۱۳۳۱

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۷۷۲

۵۔ شیبانی، الآحاد والثانی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۳

۶۔ عبد بن حمید، المسند، ۳: ۳۶۷، رقم: ۱۲۲۳

۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۸

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۶، رقم: ۲۶۷۱

۹۔ بخاری نے الکافی (ص: ۲۵، رقم: ۲۰۵) میں ابو الحراء سے حدیث روایت کی ہے،

جس میں آپ ﷺ کے اس عمل کی مدت نو (۹) ماہ بیان کی گئی ہے۔

۱۰۔ عبد بن حمید نے المسند (ص: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵) میں امام بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۔ ابن حبان نے طبقات المحمّدین بأصبهان (۴: ۱۳۸) میں حضرت ابو سعید خدری

اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے:)..... اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

۲۔ عن ابی سعید الخدری ؓ فی قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالحسن، وَالحسين ؓ۔ (۲)

”حضرت ابو سعید خدری ؓ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے کے

..... ۱۲۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۳

۱۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵، ۲۵۰، ۲۵۱

۱۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۳

۱۶۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۵: ۶۱۳)‘ میں حضرت ابو سعید خدری

ؓ سے روایت کی ہے۔

۱۷۔ سیوطی نے ’الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۲: ۶۰۷)‘ میں حضرت ابو حمزہ

ؓ سے روایت کی ہے۔

۱۸۔ شوکانی، فتح الباری، ۱۲: ۲۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، معجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۴۴۵۶

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۴۴۱، رقم: ۳۷۵

۳۔ ابن مہزیار، حقیقات احمد شین، ۳: ۴۸۳

۴۔ تہذیب بغدادی، ۱۰: ۶۰۰، رقم: ۶۰۰

۵۔ سیوطی، جامع البیاض فی تفسیر القرآن، ۲: ۲۲۲

بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت
علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؑ کے بارے میں نازل
ہوئی۔“

jabir.abbas@yahoo.com

فصل: ۲

آل فاطمة سلام الله عليها أهل كساء

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے﴾

۳۔ عن صفیة بنت شیبہ، قالت: قالت عائشة رضی اللہ عنہا: خرج النبی ﷺ غداةً وعلیہ مِرطٌ مُرَحَّلٌ من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی رضی اللہ عنہما فادخله، ثم جاء الحسين رضی اللہ عنہ فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی اللہ عنہا فادخلها، ثم جاء علی رضی اللہ عنہ فادخله، ثم قال: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ (۳)

”صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔“

(۳) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۳، رقم: ۲۳۲۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۱۳۹

۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۳۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶، ۷

۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، ۶: ۶۰۵

پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

۴۔ عن عمر بن ابی سلمة ربيب النبي ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآية على النبي ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ في بيت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا ﷺ فجلّلهم بكساء، و علي ﷺ خلف ظهره فجلّله بكساء، ثم قال: اللهم! هؤلاء أهل بيتي، فأذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا۔ (۴)

”پُروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی

(۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، ۶۶۳، رقم: ۳۷۸۷، ۳۲۰۵

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۵۸۷، رقم: ۹۹۳

۴۔ بیہقی نے ’السنن الکبریٰ‘ (۲: ۱۵۰) میں یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۲۵۱، رقم: ۳۵۵۸

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۴، رقم: ۲۶۶۲

اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے نازل ہوئی؛ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؑ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؑ حضور ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

- ۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۲۵، رقم: ۸۲۹۵
- ۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۳، رقم: ۳۷۹۹
- ۱۰۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۷
- ۱۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۱۲۶
- ۱۲۔ خطیب بغدادی، موضع اُدھام الجمع والتفریق، ۲: ۳۱۳
- ۱۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۷، ۱۰۸، رقم: ۲۰۱
- ۱۴۔ ابن اثیر نے 'اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ' (۷: ۲۱۸) میں یہ حدیث حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔
- ۱۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۳۸
- ۱۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۳: ۴۰۵
- ۱۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۷
- ۱۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۴
- ۱۹۔ شوکانی، فتح القدیر، ۳: ۲۷۹

فصل: ۳

فاطمۃ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء العالمین

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾

۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، أن النبی ﷺ قال و هو فی مرضہ الذی توفی فیہ: یا فاطمة! ألا ترضین أن تكونی سیدۃ نساء العالمین و سیدۃ نساء هذه الأمة و سیدۃ نساء المؤمنین! (۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!“

۶۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: أقبلت فاطمة تمشی کأن مشیتها مَشیُّ النبی ﷺ، فقال النبی ﷺ: مرحبا بابنتی۔ ثم أجلسها عن یمینہ أو عن شمالہ، ثم أسر إليها حدیثا فبکت، فقلتُ لها: لم تبکین؟ ثم أسر إليها حدیثا فضحکت، فقلتُ: ما رأیتُ کالیوم فرحا أقرب من

(۵) ۱۔ حاکم نے ’المصدرک (۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۶، رقم: ۸۵۱۷

۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷، ۲۳۸

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶، ۲۷

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

حزن، فسألتها عما قال، فقالت: ما كنت لأفشي سر رسول الله ﷺ، حتى قبض النبي ﷺ، فسألتها، فقالت: أسر إلى: إن جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة، وإنه عارضني العام مرتين، ولا أراه إلا حضر أجلي، وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي۔ فبكيت، فقال: أما ترضين، أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة، أو نساء المؤمنين! فضحكك لذلك۔ (۶)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر

(۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۴۴۴، رقم: ۴۴۴۲، ۴۴۴۳

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰، رقم: ۴۴۵۰

۳۔ ابن ماجہ، الصحیح، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۴۲۶

والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملوگی۔ اس بات نے مجھے رلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔“

۷۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله ﷺ: يا فاطمة! ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين، أو سيدة نساء هذه الأمة! (۷)

”حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!“

۸۔ عن أبي هريرة رضى الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فاستأذن الله في زيارتي، فبشرني أو أخبرني:

(۷) ۱۔ بخاری، الحج، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، الحج، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة: ۷۶۴: ۲، رقم: ۱۳۴۲

۵۔ طبرانی، المعجم: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ: ۲: ۲۳۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الظاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابوالفیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء: ۲: ۱۳۰

أن فاطمة سيدة نساء أمتي۔ (۸)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴۰۳: ۲۲، رقم: ۱۰۰۶

۲۔ بخاری، التاريخ الکبیر، ۲۳۲: ۱، رقم: ۷۲۸

۳۔ بیہقی نے 'مجمع الزوائد' (۲۰۱: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے محمد بن مروان ذہلی کے، اُسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۲: ۲

۵۔ جزئی، تہذیب الکمال، ۳۹۱: ۲۶

فصل: ۴

فاطمة سلام الله عليها سيدة نساء أهل الجنة و ابنها

سيدا شباب أهل الجنة

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی

جوانوں کے سردار ہیں﴾

۹۔ عن حذيفة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (۹)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۹) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، رقم: ۳۷۸۱

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، ۹۵، رقم: ۸۳۶۵، ۸۲۹۸

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۵۸، ۷۰، رقم: ۱۹۳، ۲۶۰

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة: ۲، ۸۸، رقم: ۱۳۰۶

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۷۷

۷۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۶۳، رقم: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۲، رقم: ۱۰۰۵

۹۔ تہذیبی، الاعتقاد: ۳۲۸

۱۰۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۱۹۰

۱۱۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۲۲۴

ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔“

۱۰۔ عن علی بن ابی طالب أن النبی ﷺ قال لفاطمة رضی اللہ عنہا: ألا ترضین أن تكونی سیدة نساء أهل الجنة، و ابناک سیداً شباب أهل الجنة۔ (۱۰)

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔“

..... ۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۱۲۳، ۲۵۲

۱۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۷۱

۱۵۔ سیوطی، تدریب الراوی، ۲: ۲۲۵

۱۶۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۱۵۶، ۳۶۴

۱۷۔ امام بخاری نے ’الصیح‘ (۳: ۱۳۶۰، کتاب المناقب) میں قرابت رسول ﷺ کے مناقب کا باب باندھتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا: و قال النبی ﷺ: فاطمة سیدة نساء أهل الجنة (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

۱۸۔ امام بخاری نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کے حوالے سے یہی عنوان ’الصیح‘ (۳: ۱۳۷۴) میں دوبارہ باندھا ہے۔

(۱۰) ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱

۲۔ عزادار، المیزان، ۱۰: ۳۳، رقم: ۸۸۵

۱۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: خط رسول اللہ ﷺ في الأرض أربعة خطوط۔ قال: تدرون ما هذا؟ فقالوا: الله ورسوله أعلم۔ فقال رسول الله ﷺ: أفضل نساء أهل الجنة: خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد، و آسية بنت مزاحم امرأة فرعون، و مريم ابنة عمران رضي الله عنهن اجمعين۔ (۱۱)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

- (۱۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۹۳، ۳۱۶
 ۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، ۹۳۵: رقم ۸۳۶۴، ۸۳۵۵
 ۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۳، ۷۶، رقم: ۲۵۹، ۲۵۰
 ۴۔ ابن حبان، المجتبى، ۱۵: ۴۷۰، رقم: ۷۰۱۰
 ۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۲۸۳۶
 ۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، ۲۰۵، رقم: ۴۸۵۲، ۴۷۵۳
 ۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة: ۲: ۷۶، ۷۶۱، رقم: ۱۳۴۹
 ۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۱۱۰، رقم: ۲۷۲۳
 ۹۔ شیبانی، الآحاد والاشان، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۶۲
 ۱۰۔ عبد بن حید، المسند، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۹۷
 ۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۶، رقم: ۱۱۹۲۸
 ۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۹
 ۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۷، رقم: ۲۱
 ۱۴۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۹
 ۱۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ۴: ۱۸۴۱، ۱۸۴۲
 ۱۶۔ نووی، تهذيب الاسماء واللغات، ۲: ۶۰۸
 ۱۷۔ ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء‘ (۲: ۱۲۴) میں اسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی تمام عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن اجمعین۔“

۱۲۔ عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله ﷺ: ألا أبشرك أني سمعت رسول الله ﷺ يقول: سيدات أهل الجنة أربع: مریم بنت عمران، و فاطمة بنت رسول الله ﷺ، و خديجة بنت خويلد، و آسیة امرأة فرعون۔ (۱۲)

”حضرت صالح ؓ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہل جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔“

۱۸۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۴۳) میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۱۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۴۷

۲۰۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۵

۲۱۔ حسینی، البیان والعرف، ۱: ۱۴۳، رقم: ۳۱۶

۲۲۔ منادی، فیض القدر، ۲: ۵۳

۲۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۴: ۸۳

۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۳۹۴

(۱۲) اح: مؤمن، انذاکل الصحابہ، ۲: ۷۰، رقم: ۱۳۲۶

فصل: ۵

حرم الله فاطمة سلام الله عليها و ذُرِّيَّتْهَا عَلَى النَّارِ

﴿اللَّهُ تَعَالَى نَعَى فَاطِمَةَ وَأَوَّلِ فَاطِمَةَ بِرَجْنَمِ كِي آگ حرام کردی﴾

۱۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة رضی اللہ عنہا: إِنَّ اللہَ ﷻ غَیْرَ مُعَذِّبِکَ وَلَا وَلَدِکَ۔ (۱۳)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔“

۱۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ حَصْنَتَ فَرْجِهَا فَحَرَّمَ اللہُ وَ ذُرِّيَّتْهَا عَلَى النَّارِ۔ (۱۴)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت

(۱۳)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۱۱۶۸۵

۲۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۷

(۱۴)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۸

۲۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۱۸۸

۵۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۵، ۱۱۶

کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔“

۱۵۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما سميت بنتي فاطمة لأن اللہ ﷻ فطمها و فطم محبيها عن النار۔ (۱۵)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۱۵) ۱۔ دیلمی، الفردوس بہا ثور الخطاب، ۱: ۳۳۶، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۲: ۱۰۹، رقم: ۳۳۲۲۷) میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سخاوی نے ’استحباب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف (ص: ۹۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

فصل: ۶

اُمّ فاطمة سلام الله عليها افضل النساء

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾

۱۶۔ عن عبد الله بن جعفر، قال: سمعتُ عليَّ بن أبي طالب عليه السلام يَقُولُ: سمِعْتُ رسولَ الله ﷺ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ. (۱۶)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؑ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔“

۱۷۔ عن عبد الله بن جعفر، سمعتُ علياً بالكوفة، يقول: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا

(۱۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۲، رقم: ۳۸۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۶، ۱۳۲

۳۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱: ۳۵۵

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۴: ۸۵۲، رقم: ۱۵۸۰

۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳

۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۳

۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۳۳۷

۸۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۰۷

۹۔ عسقلانی، الاستیعاب فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۰۲

خديجة بنت خويلد۔

قال أبو كُرَيْبٍ: و أشار و كيع إلى السماء و الأرض۔ (۱۷)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر ؑ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؑ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔

- (۱۷)۔ ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۸۶، رقم: ۲۳۳۰
- ۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۶۵، ۱۴۸۸، رقم: ۳۶۰۴، ۳۲۳۹
- ۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، رقم: ۸۳۵۴
- ۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، ۱۴۳
- ۵۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۴۹۲، رقم: ۱۴۰۰۶
- ۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۹۰، رقم: ۳۲۲۸۹
- ۷۔ بزار، المسند، ۲: ۱۱۵، رقم: ۴۶۸
- ۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۲۲
- ۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۴، رقم: ۲۳۹
- ۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۴۷، ۸۵۲، رقم: ۱۵۶۳، ۱۵۷۹، ۱۵۸۳
- ۱۱۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۸۰، رقم: ۲۹۸۵
- ۱۲۔ حاکم، المسند رک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۷
- ۱۳۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۲۰۳، ۶۵۷، رقم: ۶۴۱۹، ۴۸۴۷
- ۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۷
- ۱۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۱۸، رقم: ۴
- ۱۶۔ محاطی، الامالی، ۱۸۸، رقم: ۱۶۴
- ۱۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۳۷: ۳۷، رقم: ۲۸
- ۱۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳
- ۱۹۔ ابن جریر، المعجم، ۲: ۳

”(راوی) ابو کریم کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے)
زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“ ☆

☆ وضاحت: ان احادیث کا تذکرہ بالا فصل ۳ اور ۴ کی احادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان کی فضیلت زمانی ہے، یعنی اُن کے اپنے اپنے زمانوں میں خواتینِ عالم میں سے کوئی اُن کے ہم پلہ نہ تھی۔ مگر سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی افضلیت عمومی اور مطلق ہے، جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔

بقول علامہ اقبال:

مریم	از	نیک	نبت	عینی	عزیز
از	سہ	نبت	حضرت	زہرا	عزیز
نور	ہشتم	رحمۃ	للعالمین		
آں	امام	اولین	و	آخرین	
بانوی	آں	تاجدار	خلن	اُنے	
مرتضیٰ	مشکل	کشا	شیر	خدا	
مادر	آن	مرکز	پرکار	عشق	
مادر	آن	کاروان	سالار	عشق	
در	نوائے	زندگی	سوز	از	حسین
اکل	حق	حزبت	آموز	از	حسین
مزرع	صلیم	را	حاصل	بتول	
مادران	را	اسوہ	کامل	بتول	

فصل: ۷

قول الرسول ﷺ فداکِ اُبی و اُمّی یا فاطمة!

﴿فرمانِ رسول ﷺ فاطمه! میرے ماں باپ تجھ پر قربان﴾

۱۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبی ﷺ کان إذا سافر کان آخر الناس عهداً به فاطمة، و إذا قدم من سفر کان أول الناس به عهداً فاطمة رضی اللہ عنہا۔ فقال لها رسول اللہ ﷺ: فداکِ اُبی و اُمّی۔ (۱۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

۱۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال لفاطمة: فداکِ اُبی و اُمّی۔ (۱۹)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

(۱۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰

۲۔ ابن حبان، المسیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۳۔ بیہقی، موارد الظمان، ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

(۱۹) شوکانی نے ’در السحاب فی مناقب القرابة والصحابة‘ (ص: ۲۷۹) میں کہا ہے کہ اسے

فصل: ۸

فاطمہ سلام اللہ علیہا بضعة من رسول اللہ ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا..... تحت جگرِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۲۰۔ عن المسور بن مخرمة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۲۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

- ۱۔ (۲۰)۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰
- ۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۳، رقم: ۳۵۵۶
- ۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۳۹
- ۴۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علی ؓ سے روایت کی ہے۔
- ۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۲۲۳۳
- ۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴
- ۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۱۳
- ۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷
- ۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱
- ۱۰۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۳۵، رقم: ۴۲۸۹
- ۱۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲: ۷
- ۱۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۸۰
- ۱۳۔ ابن بشکال، غوامض الاسماء المہمہ، ۱: ۳۴۱

۱۴۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۵۶: ۸

۱۵۔ حسینی، البیان والتعرف، ۲۷۰: ۱

۱۶۔ منادی، فیض القدر، ۴: ۳۲۱

۱۷۔ عجلی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۱۱۲: ۲، رقم: ۱۸۳۱

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ ائمہ و محدثین نے درج ذیل مقامات پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک نقل کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بضعۃ منیٰ فرما کر اپنی جان کا حصہ قرار دیا ہے:

۱۸۔ بخاری، الصحیح، ۱۳۶۳: ۳، رقم: ۳۵۲۳

۱۹۔ بخاری، الصحیح، ۲۰۰۳: ۵، رقم: ۴۹۳۲

۲۰۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶۹۸: ۵، رقم: ۳۸۶۷

۲۱۔ ابوداؤد، السنن، ۲۲۶: ۲، رقم: ۲۰۷۱

۲۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۶۳۳: ۱، رقم: ۶۳۳، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹

۲۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱۲۸: ۵، رقم: ۵۸۲۲-۵۸۲۰

۲۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۸: ۷، رقم: ۲۶۵

۲۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵، ۳۲۳، ۳۲۶، ۳۲۸

۲۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۵۹، رقم: ۱۳۲۳

۱۳۲۷، ۱۳۳۲، ۱۳۳۵

۲۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۵، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۲۸۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۳۰۱، ۳۰۲، رقم: ۱۳۲۶۸، ۱۳۲۶۹

۲۹۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۱، رقم: ۴۲۳۱، ۴۲۳۲

۳۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۳۱۔ بزار، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۲۱۹۳

۳۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۳: ۱۳۳، رقم: ۷۱۸۱

۳۳۔ شیبانی، کتاب حادو الثانی، ۵: ۳۶۱، ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۴، ۲۹۵۷

۳۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۱۸، ۱۹، رقم: ۲۱، ۱۸

- ۳۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۰
- ۳۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲، ۱۸۳
- ۳۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱
- ۳۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷، ۳۰۸
- ۳۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸
- ۴۰۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۹: ۳۱۵، رقم: ۲۷۳
- ۴۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۲۳۲، رقم: ۸۸۷
- ۴۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹
- ۴۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵
- ۴۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳
- ۴۵۔ بیہقی، زوائد الخارث، ۲: ۹۱۰، رقم: ۹۹۱
- ۴۶۔ دولابی، الذریۃ الظاہرہ، ۷: ۴۷، ۴۸، رقم: ۵۵، ۵۶
- ۴۷۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶۲
- ۴۸۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵
- ۴۹۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶
- ۵۰۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵
- ۵۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷
- ۵۲۔ ابن قانع، معجم الصحابہ، ۳: ۱۱۰، رقم: ۱۰۷۶
- ۵۳۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۲: ۱۶
- ۵۴۔ قیسرانی، تذکرۃ الخطاط، ۲: ۷۳۵
- ۵۵۔ قیسرانی، تذکرۃ الخطاط، ۳: ۱۲۶۵
- ۵۶۔ منادی، فیض القدر، ۳: ۱۵
- ۵۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۱۹، ۱۳۳
- ۵۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۳۹۳
- ۵۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۵: ۹۰

۲۱۔ عن محمد بن علی قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما فاطمة بضعة منی، فمن أغضبها أغضبنی۔ (۲۱)

”محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

۲۲۔ عن علی ؑ أنه كان عند رسول اللہ ﷺ، فقال: أئی شی خیر للمرأة؟ فسكتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة: أئی شی خیر للنساء؟ قالت: ألا يراهن الرجال۔ فذكرت ذلك للنبی ﷺ، فقال: إنما فاطمة بضعة منی۔ (۲۲)

”سیدنا علی ؑ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کوئی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام ؓ خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: بتاؤ

۶۰۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۹: ۳۸۸

۶۱۔ ذہبی، معجم المحدثین، ۹

۶۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۵۹۹

۶۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰

۶۴۔ دارقطنی، سؤالات حمزہ، ۸۰: رقم ۴۰۹

۶۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۹

۶۶۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف، ۹۷

(۲۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۶

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی، ۸۰، ۸۱

(۲۲) ۱۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۵۵

عورت کیلئے کوئی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔“

jabir.abbas@yahoo.com

۳۔ یثی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۵۔ دلقطنی، مناقب الزهراء ع، ۲۸۰، رقم: ۴۰۹

فصل: ۹

كان النبي ﷺ يقوم لفاطمة سلام الله عليها ويرحب بها و
يقبل يدها و يجلسها في مكانه عند قدومها إليه حباً لها

حضور ﷺ آمد فاطمة سلام الله عليها پر محبتاً کھڑے ہو جائے،
ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے ﴿

۲۳۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ
إذا رآها قد أقبلت رحب بها، ثم قام إليها فقبلها، ثم أخذ بيدها فجاء
بها حتى يجلسها في مكانه۔ و كانت إذا رأت النبي ﷺ رحبت به،
ثم قامت إليه فقبلته ﷺ۔ (۲۳)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم
ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان
کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی
نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنی طرف

(۲۳) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، ۳۹۲، رقم: ۹۲۳۷، ۹۲۳۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۷، رقم: ۲۹۶۷

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۳۲، رقم: ۴۰۸۹

۵۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۶۔ بخاری، الادب المفرد، ۳۲۶، رقم: ۹۳۷

۷۔ ابوالخیر، الذریعۃ الطالیع، ۱۰۰، رقم: ۱۸۳

تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔“

۲۴۔ عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها أنها قالت: كانت [فاطمة] إذا دخلت عليه ﷺ رحب بها و قام إليها فأخذ بيدها فقبلها و أجلسها في مجلسه۔ (۲۴)

”أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔“

۲۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: كانت فاطمة إذا دخلت عليه ﷺ قام إليها فقبلها و رحب بها و أخذ بيدها، فأجلسها في مجلسه، و كانت هي إذا دخل عليها رسول الله ﷺ قامت إليه مستقبله و قبلت يده۔ (۲۵)

(۲۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۲

۲۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۸، رقم: ۲۶۴۳

۳۔ ابن راہویہ، المستدرک، ۸: ۸، رقم: ۶

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۴۶۷، رقم: ۸۹۴۷

۶۔ مقرئ، تقبیل الید: ۹۱

۷۔ عسقلانی نے ’فتح الباری (۱۱: ۵۰)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے

بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، جبکہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔“

jabir.abbas@yahoo.com

..... ۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۸۵

۳۔ بیہقی، موارد الظمآن: ۵۴۹، رقم: ۲۲۲۳

۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۵۰

۵۔ شوکانی، درر السحاب فی مناقب القرباء و الصحابہ: ۲۷۹

فصل: ۱۰

بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام الله علیها

﴿حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کمری

مبارک بچھا دیتے﴾

۲۶۔ عن علیؑ أنه دخل على النبي ﷺ و قد بسط شملة، فجلس عليها هو و فاطمة و علي و الحسن و الحسين، ثم أخذ النبي ﷺ بمجاميعه فغمد عليهم، ثم قال: اللهم ارض عنهم كما أنا عنهم راضٍ۔ (۲۶)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، در آں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور ﷺ، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی اِن سے راضی ہو جا، جس طرح میں اِن سے راضی ہوں۔“

(۲۶)۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۳۸، رقم: ۵۵۱۳

۲۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۹: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے عبید بن طفیل کے اور وہ ثقہ ہے، اُس کی کنیت

فصل: ۱۱

بداية سفر النبي ﷺ من بيت فاطمة سلام الله عليها و انتهائه إليها

﴿سفرِ مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء بیتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا

سے ہوتی﴾

۲۷۔ عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ، قال: كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده بإنسان من أهله فاطمة، و أول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة۔ (۲۷)

”حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔“

۲۸۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما: أن النبي ﷺ كان إذا سافر كان آخر الناس عهداً به فاطمة، و إذا قدم من سفر كان أول الناس به عهداً

(۲۷) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۸۷، رقم: ۴۲۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۵

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۲۶۱

۴۔ زبیر ابن عادی، تذکرۃ النبی ﷺ، ۷۷

فاطمۃ رضی اللہ عنہا۔ فقال لها رسول اللہ ﷺ: فداکِ أبی و أمی۔ (۲۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

۲۹۔ عن ابن عباس قال: کان رسول اللہ ﷺ إذا قدم من سفر قبل ابنته فاطمة۔ (۲۹)

(۲۸)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۹، ۱۷۰، رقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۴، رقم: ۱۷۹۸

۳۔ حاکم نے ’المستدرک‘ (۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۷) میں اسے حضرت ابو ثعلبہ خنی سے

بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶

۵۔ بیہقی، موارد الظمان، ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

۶۔ ابن عساکر نے بھی ’تاریخ دمشق‘ (۱۴۱: ۴۳) میں حضرت ابو ثعلبہ خنی سے

سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

(۲۹)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۳۸، رقم: ۴۱۰۵

۲۔ ابو یعلیٰ، المستدرک، ۴: ۳۵۲، رقم: ۲۳۶۶

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۸: ۴۴) میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے ’الاوسط‘ میں

روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ﷺ، ۱۸۹، رقم: ۳۰۳

۶۔ مناقب فیض القریۃ، ۵: ۱۵۵

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔“

jabir.abbas@yahoo.com

فاطمہ سلام اللہ علیہا أحب الناس إلى النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا..... رُوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا

مرکزِ خاص﴾

۳۰۔ عن جُمیع بن عُمر التیمی، قال: دخلتُ مع عَمَّتِی علی عائشة، فسُئِلْتُ أیُّ الناس کان أحب إلى رسول اللہ ﷺ؟ قالت: فاطمة، فقيل: من الرجال؟ قالت: زوجها، إن کان ما علمتُ صَوَّامًا قَوَّامًا۔ (۳۰)

”حضرت جمیع بن عمر تیمیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں

(۳۰)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۱، رقم: ۳۸۷۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، ۴۰۴، رقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۴۳

۸۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۷: ۷۷

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۴: ۵۱۲

جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔“

۳۱۔ عن ابن بريدة، عن أبيه، قال: كان أحب النساء إلى رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال عليّ۔ (۳۱)

”حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی الرضیؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔“

۳۲۔ عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، قال: أخبرني أسامة بن زيد، قال: كنت جالساً إذ جاء عليٌّ و العباس رضی اللہ عنہما یستأذنان، فقالا: یا أسامة! استأذن لنا علی رسول اللہ ﷺ، فقلت: یا رسول اللہ! علی و العباس یستأذنان، فقال: أتدری، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبی ﷺ: لکنی أدری، ائذن لهما، فدخلا، فقالا: یا رسول اللہ! جئناک نسألك أيُّ أهلك أحب إلک؟ قال: فاطمة بنت

(۳۱)۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۸

۲۔ نسائی نے ’السنن الکبریٰ‘ (۵: ۱۳۰، رقم: ۸۴۹۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۹۹، رقم: ۷۲۶۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

۶۔ شاکانی، مناقب فاطمہ الزہراءؑ، ۲: ۲۷۴

محمد۔ (۳۲)

”حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید ؓ نے مجھے بتایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں، انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔“

۳۳۔ عن ابی ہریرۃ ؓ، قال: قال علی بن ابی طالب ؓ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایما أحبّ إلیک: أنا أم فاطمة؟ قال: فاطمة أحبّ

(۳۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۷۸، رقم: ۳۸۱۹

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۷۱، رقم: ۲۶۲۰

۳۔ طبرانی، المعجم، ۸: ۸۸، رقم: ۶۳۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۷

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۲، رقم: ۳۵۲۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۴: ۱۶۲-۱۶۳، رقم: ۱۳۷۹، ۱۳۸۰

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹، ۴۹۰

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۷۸

یہ حدیث حسن ہے۔

إلى منك، و أنت أعز علي منها۔ (۳۳)

”حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو۔“

۳۳۔ عن ابن أبي نجیح عن أبيہ، قال: أخبرنی من سمع علياً علي منبر الكوفة يقول: دخل علينا رسول الله ﷺ فجلس عند رؤوسنا فدعا باناء فيه ماء فاتى به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا، فقلت: يا رسول الله! أنا أحب إليك أم هي؟ قال: هي أحب إلي منك و أنت أعز علي منها۔ (۳۴)

(۳۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۴۳، رقم: ۷۶۷۵

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں سلّی بن عقبہ کو میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۰۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۴۔ حسینی نے ’البيان والتعريف‘ (۲: ۱۱۸، رقم: ۱۲۳۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

۵۔ منادی نے ’فيض القدير‘ (۳: ۴۲۲) میں کہا ہے کہ بیہقی نے اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۴) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۳۲، ۶۳۱، رقم: ۱۰۷۶

۲۔ زبائی نے ’السنن الکبریٰ‘ (۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۳۱) میں یہ حدیث مبارکہ مختصر آراں

”ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبرِ کوفہ پر حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوا یا۔ آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔“

jabir.abbas@yahoo.com

_____ کی ہے۔

۳۔ حمیدی، المسند، ۲۲: ۱، رقم: ۲۸

۴۔ شیبانی نے ’الآحاد والثانی (۳۶۰: ۵، رقم: ۲۹۵۱)‘ میں اسے مختصراً روایت کیا

ہے۔

۵۔ ابن جوزی، تذکرة الخواص: ۲۷۵، ۲۷۶

فصل: ۱۳

ما كان أحد أشبه بالنبي ﷺ من فاطمة سلام الله عليها

في عاداتها

﴿عادات و اطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر

حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا﴾

۳۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: ما رأيت أحدا أشبه سَمْتًا و دَلًا و هَدْيًا برسول الله ﷺ في قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله ﷺ۔ (۳۵)

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

(۳۵)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۰، رقم: ۲۸۷۲

۲۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۳۵۵، رقم: ۵۲۱۷

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۷، ۷۸، رقم: ۲۶۴

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶

۶۔ ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ (۲: ۲۴۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت

اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۷۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوة، ۲: ۷۶، ۷۷

۳۶۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: ما رأيت أحدا من الناس كان أشبه بالنبي ﷺ كلاما و لا حديثا و لا جلسة من فاطمة۔ (۳۶)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اندازِ گفتگو میں کسی کو بھی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

۳۷۔ عن أنس بن مالك رضى الله عنه، قال: لم يكن أحد أشبه برسول الله ﷺ من الحسن بن عليّ، و فاطمة صلوات الله عليهم اجمعين۔ (۳۷)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔“

۳۸۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر

(۳۶)۔ ۱۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، ۳۳۷، رقم: ۹۷۷، ۹۷۸

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳۹۱:۵، رقم: ۹۲۳۶

۳۔ ابن حبان، المحج، ۴۰۳:۱۵، رقم: ۶۹۵۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۱۷۷:۳، رقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲۴۲:۴، رقم: ۴۰۸۰۹

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰۱:۷

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۸:۱، رقم: ۶

۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ۴: ۱۸۹۶

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

(۳۷)۔ ۱۔ ابن فضال، المعجم، ۱۶۳

منهن امرأة، فجاءت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله۔ (۳۸)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔“

(۳۸)۔ ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۲۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۱۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۴۶، رقم: ۸۵۱۷، ۸۵۱۶، ۸۴۶۸

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷، رقم: ۲۶۲۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاة، ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہوہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے المعجم الکبیر (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۳۰۳

۱۳۔ ابن جوزی، صلیۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ابن اثیر، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

۳۹۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: إنا كنا أزواج النبي ﷺ عنده جميعا، لم تغادر منا واحدة، فأقبلت فاطمة عليها السلام تمشي، ولا والله ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله ﷺ۔ (۳۹)

”حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں، پس اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بجز مختلف نہ تھا۔“

۱۔ (۳۹)۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ: ۷۲، رقم: ۱۳۴۲

۵۔ طبرانی، المعجم، ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷

۷۔ دولابی، الذریعۃ الطاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابوالعین، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، معجم اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

فصل: ۱۴

رضاء فاطمة سلام الله عليها رضاء النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا..... مصطفیٰ ﷺ کی رضا﴾

۴۰۔ عن المسور بن مخرمة ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة شجنة مني يسطنى ما يسطها و يقبضني ما يقبضها۔ (۴۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔“

۴۱۔ عن سعيد بن أبان القرشي، قال دخل عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب علي عمر بن عبد العزيز، و هو حدث

(۴۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۳

۲۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۴: ۳۴۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷

۴۔ شیبانی، الآحاد والاشان، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۷۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۱۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

السن و له وفرة، فرفع عمر مجلسه و أقبل عليه، و قضی حوائجه، ثم أخذ عُكْنَةً من عُكْنِهِ، فغمزها حتى أوجعه، و قال: اذكرها عندك للشفاعة۔ فلما خرج لامه قومه و قالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: إن الثقة حدثني حتى كاني أسمعه من في رسول الله ﷺ: إنما فاطمة بضعة مني، يسرنى ما يسرها۔

و أنا أعلم أن فاطمة رضی اللہ عنہا لو كانت حية، لسرها ما فعلتُ بابنها۔ قالوا: فما معنى غمزك بطنه، و قولك ما قلت؟ قال: إنه ليس أحد من بنی هاشم إلا و له شفاعة، فرجوت أن أكون فی شفاعة هذا۔ (۴۱)

”سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ؑ، جو کہ ابھی نو عمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؑ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز ؑ نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا: یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے

(۴۱) سخاوی، استجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۹۶، ۹۷

سخاوی نے اسی کتاب کے ’صفحہ: ۱۵۰‘ پر اسی طرح کا ایک واقعہ خود عبداللہ بن حسن سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک کام کے سلسلے میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت پیش آئے تو کوئی آدمی بھیج دیا کریں یا خط لکھ بھیجیں، مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ یوں آپ کو

تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نو عمر لڑکے کی اتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں:)

”بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو اسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔“

”(پھر حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ نے فرمایا:) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے اُن کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں کچوکے لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو، پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔“

فصل: ۱۵

من أغضب فاطمة سلام الله عليها أغضب النبي ﷺ

﴿سيدہ سلام اللہ علیہا خفا..... تو مصطفیٰ ﷺ خفا﴾

۴۲۔ عن المِسْوَر بن مَخْرَمَةَ: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۴۲)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

- ۱۔ (۴۲)۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰
- ۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶
- ۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۲۳۹
- ۴۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علی ؓ سے روایت کی ہے۔
- ۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳
- ۶۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴
- ۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۲
- ۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷
- ۹۔ دیلمی، الفردوس بآثار الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹
- ۱۰۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲: ۷
- ۱۱۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المسمیہ، ۱: ۳۴۱
- ۱۲۔ عسقلانی، الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

فصل ۱۶:

إن الله يغضب لغضب فاطمة و يرضى لرضاها

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا تھا تو اللہ خفا..... ان کی رضا اللہ کی رضا﴾

۴۳۔ عن علیؑ، قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمة: إن الله يغضب لغضبك، و يرضى لرضاك۔ (۴۳)

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک! اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔“

- ۱۳۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۷۰۔
- ۱۴۔ مناوی، فیض القدر، ۴: ۴۲۱۔
- ۱۵۔ مجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۴۱۔
- (۴۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۰۔
- ۲۔ ابویعلیٰ، المعجم، ۱۹۰، رقم: ۲۲۰۔
- ۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۵۹۔
- ۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۲۔
- ۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۱، رقم: ۱۰۰۱۔
- ۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۲۰، رقم: ۲۳۵۔
- ۷۔ قزوینی، التذوین فی اخبار قزوین، ۳: ۱۱۔
- ۸۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۳: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
- ۹۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۹۔
- ۱۰۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹۔
- ۱۱۔ عسقلانی، تہذیب المعجم، ۱۲: ۴۶۸۔

فصل: ۱۷

من آذى فاطمة سلام الله عليها فقد آذى النبي ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف..... مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف﴾

۴۴۔ عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول الله ﷺ إنما فاطمة بضعة مني، يؤذيني ما آذاها۔ (۴۴)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

۴۵۔ عن عبد الله بن الزبير ؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: إنما

..... ۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۵۶: ۸، ۵۷

۱۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۸۲

(۴۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۷، رقم: ۸۳۷۰

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۵

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۱۰

۶۔ ابویفیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰

۷۔ اندلسی، تحفۃ المحجج، ۲: ۵۸۵، رقم: ۱۷۹۵

۸۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۵۶: ۸

۹۔ ابن حنبل، تذکرۃ الخواص، ۲۷: ۲۷۹

فاطمة بضعة منی، یؤذینی ما آذاها، و ینصبنی ما انصبها۔ (۳۵)

”حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اُسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔“

۳۶۔ عن ابی حنظلہ ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما فاطمة بضعة منی، فمن آذاها فقد آذانی۔ (۳۶)

”حضرت ابو حنظلہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جس نے اُسے ستایا اُس نے مجھے ستایا۔“

(۳۵)۔ ترمذی نے یہ حسن صحیح حدیث الجامع الصحیح (۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۹) میں روایت کی ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۴۷

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۴، ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۷۔ شوکانی، در الصحابہ فی مناقب القریبہ والصحابہ، ۲: ۲۷۴

(۳۶)۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، رقم: ۱۳۴۳

۲۔ احمد بن حنبل نے ’فضائل الصحابہ‘ (۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۴۷) میں حضرت عبداللہ بن

زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۰

۵۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۴، رقم: ۲۹۵۷

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۲۰۱: ۱۰۰

فصل: ۱۸

عدو لفاطمة سلام الله عليها عدو للنبي ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن..... مصطفیٰ ﷺ کا دشمن﴾

۴۷۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ، أن رسول الله ﷺ قال لعلي و فاطمة و الحسن و الحسين رضی اللہ عنہ: أنا حرب لمن حاربتم، و سلم لمن سألتم۔ (۴۷)

”حضرت زید بن أرقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔“

۴۸۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ، أن النبي ﷺ قال لفاطمة و الحسن و

۱۔ (۴۷)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، رقم: ۳۸۷۰

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۱۹، ۲۶۲۰

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۳، رقم: ۵۰۳۰، ۵۰۳۱

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵

۷۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۶۲

۸۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۰: ۳۳۲

۱۰۔ ذہبی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۴

الحسين: انا حُرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ۔ (۴۸)

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔“

۴۹۔ عن ابی ہریرۃ ؓ قال: نظر النبی ﷺ إلى علی و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال انا حُرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ۔ (۴۹)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت

(۴۸) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۳، رقم: ۶۹۷۷

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴

۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷

۴۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹)‘ میں کہا ہے کہ سے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۵۔ بیہقی، موارد النظم، ۵۵۵: رقم: ۲۲۴۴

۶۔ محلی، الامالی، ۴۴۷: رقم: ۵۳۲

۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

(۴۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۴۴۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶، رقم: ۱۳۵۰

۳۔ حاکم نے ’المستدرک (۳: ۱۶۱)‘ رقم: ۴۷۱۳ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؑ کی طرف نظر التفات کی اور
 ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس
 سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی
 دوست ہے)۔“

jabir.abbas@yahoo.com

..... ۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷، ۲۵۸

۸۔ بیہقی نے 'مجمع الزوائد' (۱۶۹:۹) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا

ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ اس کے

بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

فصل: ۱۹

من أبغض أهل بيت فاطمة سلام الله عليها فقد دخل النار
و لعن الله وَعَلَّكَ عَلَيْهِ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾

۵۰۔ عن أبي سعيد الخدري ع، قال: قال رسول الله ﷺ: من أبغضنا أهل البيت فهو منافق۔ (۵۰)

”حضرت ابو سعید خدری ع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔“

۵۱۔ عن زرّ قال: قال علي ع: لا يحبنا منافق و لا يبغضنا مؤمن۔ (۵۱)

”حضرت زرّ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ع نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مومن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔“

۵۲۔ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنهما قال: خطبنا رسول

(۵۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۶۱، رقم: ۱۱۳۶

۲۔ محب طبری، الرياض النضرة في مناقب العشرة، ۱: ۳۶۳

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبين في مناقب ذوى القربى، ۵۱

۴۔ سیوطی، الدرر المنثور في التفسير بالماثور، ۷: ۳۳۹

(۵۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، ۲: ۴۷۴، رقم: ۳۲۱۶

اللہ ﷺ و هو يقول: أيها الناس! من أبغضنا أهل البيت حشره الله يوم القيامة يهوديا۔ فقلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! وإن صام و صلى؟ قال: وإن صام و صلى۔ (۵۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جس نے ہم اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا روز قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوجود دشمن اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رد فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا)۔“

۵۳۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: و الذي نفسي بيده! لا يبغضنا أهل البيت أحد إلا أدخله الله النار۔ (۵۳)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے بغض رکھنے

(۵۲)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۱۴، رقم: ۴۰۰۲

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲

۳۔ جرجانی، تاریخ جرجان، ۳۶۹

(۵۳)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۲، رقم: ۴۷۱۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۵، رقم: ۶۹۷۸

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبوة، ۲: ۱۴۳

والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔“

۵۴۔ عن ابن عباس ؓ قال: قال رسول الله ﷺ: لو أن رجلاً صف بين الركن والمقام، فصلى وصام، ثم لقي الله و هو مبغض لأهل بيت محمد دخل النار۔ (۵۴)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔“

۵۵۔ عن معاوية بن حُديج، عن الحسن بن علي رضي الله عنهما، أنه قال له: يا معاوية بن حُديج! إياك وبغضنا، فإن رسول الله ﷺ قال: لا يُبغضنا ولا يُحسدنا أحد إلا ذُيِّدَ عن الحوض يوم القيامة بسياطٍ من نارٍ۔ (۵۵)

”حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے: ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے دترے سے دھتکارا نہ جائے۔“

(۵۴) ۱۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۵۱

۲۔ فسوی، المعرفة والتاریخ، ۱: ۵۰۵

(۵۵) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۹، رقم: ۲۴۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸۱: ۳، رقم: ۲۷۲۶

فصل: ۲۰

أَسَرَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿سَيِّدَهُ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا..... رازدارِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۵۶۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر منهن امرأة، فجاءت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم إنه أسر إليها حديثاً فبكت فاطمة، ثم إنه سارها فضحك أيضاً، فقلت لها: ما يُكيكِ؟ فقالت: ما كنتُ لأُفشي سرَّ رسول الله ﷺ۔ فقلت: ما رأيت كالיום فرحاً أقرب من حزن۔ فقلت لها حين بكى: أَخَصَّكَ رسول الله ﷺ بحديثه دوننا ثم تبكين؟ و سألتها عما قال، فقالت: ما كنتُ لأُفشي سرَّ رسول الله ﷺ۔ حتى إذا قُبِضَ سألْتُها، فقالت: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، وَ إِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجْلِي، وَ إِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقِ ابْنِي، وَ نِعَمَ السَّلَفِ أَنَا لَكَ۔ فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ۔ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَنِي، فَقَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ۔ (۵۶)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی

(۵۶) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۳۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ابی شیبہ، الصحیح، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے اُن سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے، پھر بھی آپ رو رہی ہیں، اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

..... ۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۳۶، رقم: ۸۵۱۷، ۸۵۱۶، ۸۳۶۸

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاة، ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہوی، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے 'المعجم الکبیر' (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۳۰۳

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرة الخواص، ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیار اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا ذور کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو (۲) بار قرآن مجید کا ذور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وصال کا وقت آگیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رو ہوں۔ تب میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اس امت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اس وجہ سے ہنس پڑی۔“

۵۷۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: دعا النبی ﷺ فاطمة ابنتہ فی شَکْوَہِ الذی قُبِضَ فیہا، فسارَہا بشئ فبکث، ثم دعاہا فسارَہا فضحک، قالت: فسألْتُہا عن ذلک، فقالت: سارَنی النبی ﷺ فأخبرنی: أَنَّهُ یُقْبَضُ فی وَجَعِہِ الذی تُوفِّی فیہ، فبکیْتُ، ثم سارَنی فأخبرنی: أَنِّی أُولُ أہْلِ بَیتِہِ أَتْبَعُہُ، فضحکْتُ۔ (۵۷)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

(۵۷)۔ ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، رقم: ۳۳۲۷

۳۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۴۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۳۵۰

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۹۶۱

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۷۷

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ: ۲، رقم: ۱۳۲۲

اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔“

۵۸۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: بينما أنا مع رسول الله ﷺ في بيت يلاعبني و ألاعبه إذ دخلت علينا فاطمة، فأخذ رسول الله ﷺ بيدها فأقعدها خلفه و ناجاها بشئ لا أدري ما هو، فنظرت إلى فاطمة تبكي، ثم أقبل إلى رسول الله ﷺ فحدثني و لاعبني، ثم أقبل عليها فلاعبها و ناجاها بشئ، فنظرت إلى فاطمة و إذا هي تضحك، فقام رسول الله ﷺ فخرج، فقلت لفاطمة: ما الذي ناجاك به رسول الله ﷺ؟ قالت: ليس كلاماً أسرّ إلى رسول الله ﷺ أخبرك به،

۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۴، رقم: ۶۹۵۴

۹۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

۱۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۶

۱۱۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۰، رقم: ۱۸۵

۱۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۳

۱۳۔ الصہبانی، دلائل النبوة: ۹۸

۱۴۔ ذہبی نے معجم المحدثین (ص: ۱۳، ۱۴) میں اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے منقول علیحدہ طور پر دیا ہے۔

قلت: أذكرك الله و الرحم، قالت: أخبرني: أنه مقبوض قد حضر أجله، فبكيت لفراق رسول الله ﷺ، ثم أقبل إلي فناجاني: أني أول من لحق به من أهل بيته، فضحكت للقاء رسول الله ﷺ۔ (۵۸)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قربت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آپہنچا ہے۔ پس میں آپ ﷺ کی جدائی پر رو پڑی، آپ ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی۔ تو میں آپ ﷺ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔“

فاطمۃ سلام اللہ علیہا شجۃ من النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا..... شجرِ رسالت کی شاخِ ثمر بار﴾

۵۹۔ عن المسور قال: قال رسول الله ﷺ: فاطمة شجۃ منی یسطنی ما بسطها و یقبضنی ما قبضها۔ (۵۹)

”حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔“

۶۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعہ: أنا شجرة، و فاطمة حَمَلُها، و علیّ لِقَاحُها، و الحسن و الحسين ثمرتِها، و المُجَبُّونَ أهل البيت

(۵۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۳: ۳۳۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۷۷

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۳

۴۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۳۰، رقم: ۳۰

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۳: ۹) میں کہا ہے کہ اے طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اُم بکر بنت مسور پر جرح کی گئی نہ کسی نے اُسے ثقہ قرار دیا، جبکہ اس کے بقیہ رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۸۔ بیہقی، معجم اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

ورقُها، من الجنة حقاً حقاً۔ (۶۰)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے، علی اُس کا شکوفہ اور حسن و حسین اُس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۶۰) ۱۔ دیلمی، الفردوس بآثار الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۲۔ سخاوی، انتخاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۹۹

فصل: ۲۲

شهادة النبی ﷺ لعفة فاطمة سلام اللہ علیہا و عرضہا

﴿عصمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ..... خود محمد مصطفیٰ ﷺ﴾

۶۱۔ عن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن فاطمة أحصنت فرجها، فحرم اللہ ذریعتها علی النار۔ (۶۱)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے۔“

۶۲۔ عن عبد اللہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن فاطمة حصنت فرجها و إن اللہ ﷻ أدخلها بإحصان فرجها و ذریعتها الجنة۔ (۶۲)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی عصمتِ مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔“

(۶۱)۔ ۱۔ بزار، المستدرک، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۳۔ ابویوسف، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۱۸۸

۴۔ ذہبی نے اسے ’میزان الاعتدال فی نقد الرجال‘ (۵: ۲۶۱) میں حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوع قرار دیا ہے۔

۵۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۴۶۲

(۶۲)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۵

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۳۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۴۶۳

أمر الله النبي ﷺ بتزويج فاطمة سلام الله عليها من

علي بن أبي طالب ؑ

﴿حضرت علی ؑ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم

خود باری تعالیٰ نے دیا﴾

۶۳۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما، عن رسول الله ﷺ، قال: إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من عليّ۔ (۶۳)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۲۰

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۰۴) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ حلبی، الکشف الخفی، ۱: ۱۷۳

۵۔ ہندی، کنز العمال، رقم: ۳۲۸۹۱، ۳۲۹۲۹

۶۔ ہندی، کنز العمال، ۱۳: ۶۸۱، ۶۸۲، رقم: ۳۷۷۵۳

۷۔ ابن جوزی نے ’تذکرۃ الخواص‘ (ص: ۲۷۶) میں حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۸۔ حسینی نے ’البيان والاعتراف‘ (۱: ۱۷۳، رقم: ۳۵۵) میں کہا ہے کہ اسے ابن عساکر اور خطیب بغدادی نے حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کیا ہے۔

۶۴۔ قال رسول اللہ ﷺ: یا انس! أتدری ما جاءنی به جبریل من صاحب العرش؟ قال: إن الله أمرنی أن أزوج فاطمة من علی۔ (۶۴)

”حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبریل میرے پاس صاحب عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۶۴)۔ حسینی نے ’البیان و التریف‘ (۴: ۳۰۱، رقم: ۱۸۰۳) میں کہا ہے کہ اے قزوینی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حفل زفاف فاطمة سلام الله عليها في الملاء الأعلى و مشاركة أربعين ألف ملك فيه

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور

چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت﴾

۶۵۔ عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: بينما رسول الله ﷺ في المسجد، إذ قال ﷺ لعلی: هذا جبریل يخبرني أن الله ﷻ زوجك فاطمة، و أشهد على تزويجك أربعين ألف ملك، و أوحى إلى شجرة طوبى أن انثري عليهم الدر والياقوت، فنثرت عليهم الدر و الياقوت، فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن من أطباق الدر و الياقوت، فهم يتهادونه بينهم إلى يوم القيامة۔ (۶۵)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں ان موتیوں اور

(۶۵)۔ محب طبری نے ’الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳: ۱۳۶)‘ میں کہا ہے کہ اسے ملاء نے ’السیرۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

یا قوتوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔“

۶۶۔ عن علیؑ قال: قال رسول الله ﷺ: أتاني ملك، فقال: يا محمد! إن الله تعالى يقرأ عليك السلام، و يقول لك: إني قد زوجت فاطمة ابنتك من علي بن أبي طالب في الملاء الأعلى، فزوجها منه في الأرض۔ (۶۶)

”حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ”میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔“

دُعاء النبی ﷺ لفاطمۃ سلام اللہ علیہا و ذریتہا

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں

حضور ﷺ کی دعائے برکت﴾

۶۷۔ عن أنس بن مالك ؓ، قال: دعا رسول الله ﷺ لفاطمۃ

اللهم! انی أعیذها بک و ذریتها من الشیطان الرجیم۔ (۶۷)

”حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ! میں (اپنی) اس

(بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

۶۸۔ عن بريدة ؓ، قال: فلما كان ليلة النباء، قال: يا علي! لا

تحدث شيئا حتى تلقاني، فدعا النبي ﷺ بماء فتوضأ منه ثم أفرغه

على علي، فقال: اللهم! بارك فيهما و بارك عليهما و بارك لهما

في شبلهما۔

(۶۷) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۹۴، ۳۹۵، رقم: ۶۹۴۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۹، رقم: ۱۰۲۱

۳۔ احمد بن حنبل نے ’فضائل الصحابہ‘ (۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۳۲) میں یہ حدیث حضرت

آسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۴۔ بیہقی، موارد الظمان: ۵۳۹-۵۵۱، رقم: ۲۲۲۵

۵۔ ابن جوزی نے ’تذکرۃ الخواص‘ (ص: ۲۷۷) میں مختصراً روایت کیا ہے۔

و فی روایۃ عنہ: و بارک لہما فی نسلہما۔ (۶۸)

”حضرت بریدہ ؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی ؓ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علی ؓ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔“

حضرت بریدہ ؓ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”ان دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرمادے۔“

(۶۸) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶: ۷۶، رقم: ۱۰۰۸۸

۲۔ نسائی، عمل الیوم والیلہ: ۲۵۳، رقم: ۲۵۸

۳۔ رویانی، المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۳۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۲۰، رقم: ۱۱۵۳

۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۱

۷۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۰۹) میں کہا ہے کہ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کے رجال عبدالکریم بن سلیم کے رجال ہیں، جنہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۔ عسقلانی نے ’الاصابہ فی تمییز الصحابہ‘ (۸: ۵۶) میں کہا ہے کہ اسے دولابی نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۶۵، رقم: ۹۴

۱۰۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۷۴

۱۱۔ مزی نے ’تہذیب الکمال‘ (۷: ۷۶) میں یہ روایت ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کیا ہے کہ اسے نسائی نے ’الیوم والیلہ‘ میں روایت کیا ہے۔

لم يُؤذن لعلی بزواج ثانٍ فی حیاة

فاطمة الزهراء سلام الله عليها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علیؑ کو دوسری شادی کی

اجازت نہ تھی﴾

۶۹۔ أن المسور بن مخرمة حدثه، أنه سمع رسول الله ﷺ على المنبر، وهو يقول: إن بني هشام بن المغيرة استأذنوني أن يُنكحوا ابنتهم، علي بن أبي طالب، فلا آذن لهم، ثم لا آذن لهم، ثم لا آذن لهم. و قال ﷺ: فإنما ابنتي بضعة مني، يريني ما رابها و يؤذيني ما آذاها۔ (۶۹)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ نے یہ بات سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے

(۶۹) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۲، رقم: ۲۳۳۹

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۲۸۶۷

۳۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۳۳، رقم: ۱۹۹۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۷، رقم: ۸۵۱۸

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۲۸

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۸

۸۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۶۹، رقم: ۴۲۳۱

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷

رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔ اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی (فاطمہ) میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

۷۰۔ أن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة بضعة مني، و إنني أكره أن يسوءها، و الله لا تجتمع بنت رسول الله ﷺ و بنت عدو الله عند رجل واحد۔ (۷۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اسے ناراض کرے۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“

..... ۱۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۱۱۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۳

۱۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷

۱۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۹: ۷۹، ۸۰

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۱۶۔ شوکانی، در الصحابہ فی مناقب القرابۃ و الصحابہ، ۲: ۲۷۴

(۷۰) ۱۔ بخاری، صحیح، ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳

۲۔ مسلم، صحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۳۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۳۳، رقم: ۱۹۹۹

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۹، رقم: ۱۳۳۵

۵۔ ابن حبان، صحیح، ۱۵: ۴۰۷، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۶۹۵۸

وَرَّثَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَافَهُ لِإِبْنَاءِ

فاطمة الزهراء سلام الله عليها

﴿أَوْلَادِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ..... وَارِثَانِ أَوْصَافِ مُصْطَفَى ﷺ﴾

۷۔ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها أتت بالحسن والحسين إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه، فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذان ابناك فورثهما شيئا، فقال: أما الحسن فله هيبتي وسؤددى، وأما حسين فله جراتى وجودى۔ (۷)

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ میں حضور

..... ۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۸: ۱۹، رقم: ۱۸، ۱۸

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۵: ۳۲، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۳: ۷۳، رقم: ۸۰۴

۹۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۱۰۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۴۷، ۴۸، رقم: ۵۶

(۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۳: ۳۲، رقم: ۱۰۴۱

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الاوسط‘ (۶: ۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۶۲۳۵) میں اس حدیث کو حضرت ابو

رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۸

۴۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱

۵۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۸۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے،

جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری بیبت (رُعب) اور سرداری ہے، جبکہ حسین کے لئے میری جرأت اور سخاوت ہے۔“

jabir.abbas@yahoo.com

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷۴

۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۹۹

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۰

۹۔ بحری کنز العمال، ۱۱: ۲۲۲۲۲ رقم

فصل: ۲۸

ذُرِّيَّةُ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللّٰهُ عَلَيْهَا ذُرِّيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿أَوْلَادِ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ..... ذُرِّيَّتِ مُصْطَفَى ﷺ﴾

۷۲۔ عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ ﷺ: كل بنی امّ ینتمون إلی عصبۃ إلی ولد فاطمة، فانا ولیہم، و انا عصبہم۔ (۷۲)

”حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“

- ۱۔ (۷۲)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۳، رقم: ۲۶۳۲
- ۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲
- ۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۴: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱
- ۴۔ دیلمی، الفردوس بآثار الخطاب، ۳: ۲۶۳، رقم: ۴۷۸۷
- ۵۔ خطیب بغدادی کی 'تاریخ بغداد' (۱۱: ۲۸۵) میں بیان کردہ روایت میں ولِیہم کی بجائے اَبُوہم (اُن کا باپ) کے الفاظ ہیں۔
- ۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۳
- ۷۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲، ۱۷۳
- ۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۸۳
- ۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۶، رقم: ۳۳۲۶۶
- ۱۰۔ سخاوی، استیلاب ارقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول ﷺ و ذَوِی الشرف: ۱۲۹
- ۱۱۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹
- ۱۲۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۱۷

۷۳۔ عن عمر رضی اللہ عنہ، قال: سمعتُ رسول اللہ ﷺ يقول: كل بني أنثى فإن عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإنني أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔ (۷۳)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولادِ فاطمہ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔“

۷۴۔ عن جابر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: لكل بني أم عصبۃ ينتمون إليهم إلا ابني فاطمة، فأنا وليهما وعصبتهما۔ (۷۴)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“

(۷۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۲۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۶: ۳۰۱

۵۔ سخاوی نے ’استحلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف (ص: ۱۲۷) میں طبرانی کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۔ حسینی، البیان والتعریف، ۲: ۱۳۳، رقم: ۱۳۱۴

۷۔ شوکانی، نیل الاوطار شرح مشتی الاخبار، ۶: ۱۳۹

۸۔ منادی، فیض القدر، ۵: ۱۷

(۷۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰

۲۔ سخاوی، استحلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف، ۱۳۰

فصل: ۲۹

ينقطع كل نسب و سبب يوم القيامة إلا نسب

فاطمة سلام الله عليها و سببها

﴿روز محشر نسب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا﴾

۷۵۔ عن عمر بن الخطاب ؓ: إني سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل نسب و سبب ينقطع يوم القيامة إلا ما كان من سببي و نسبي۔ (۷۵)

”حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے

(۷۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۳، رقم: ۴۶۸۳

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۲۵، ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۹، ۱۰۷۰

۳۔ احمد بن حنبل نے ’فضائل الصحابة‘ (۲: ۷۵۸، رقم: ۱۳۳۳) میں یہ حدیث مسور بن

مخرمہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۔ بزار، المستدرک، ۱: ۳۹۷، رقم: ۲۷۴

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۷۶، رقم: ۵۶۰۶

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۸۔ دیلمی، الفردوس بآثار الخطاب، ۳: ۲۵۵، رقم: ۴۷۵۵

۹۔ مقدسی، لآ حادیث المختارہ، ۱: ۱۹۸، رقم: ۱۰۲

۱۰۔ بیہقی نے ’معجم الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الآوسط‘ اور ’الکبیر‘

میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“

۷۶۔ عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: کل نسب و صہر منقطع يوم القيامة إلا نسبی و صہری۔ (۷۶)

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

..... ۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۶۳، ۶۴، ۱۱۴

۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۶۳

۱۴۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۱۵، ۱۱۶

۱۵۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۴

۱۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۱۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۶

۱۸۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف، ۱۲۶،

۱۲۷، ۱۲۹

۱۹۔ حسینی، البیان والترفیف، ۱: ۲۰۵، رقم: ۱۳۱۶

(۷۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۵۷، رقم: ۴۱۳۲

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۱۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱)‘ میں اس مفہوم کی روایت حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

۳۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر (۲۰: ۲۷، رقم: ۲۳)‘ میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے

مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۴۔ خلال نے ’السنہ (۲: ۴۳۳، ۶۵۵)‘ میں مسور بن مخرمہ سے مروی حدیث کی اسناد

کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد (۱۰: ۲۷۱)‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما سے روایت کی ہے۔

۶۔ ہاشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۷

۷۔ عسقلانی تلخیص البحر، ۳: ۱۳۳، رقم: ۱۴۷۷

نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔“

۷۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ قال: كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة إلا سببي و نسبي۔ (۷۷)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۷۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۳۳، رقم: ۱۱۶۲۱

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۱

۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب الغریب، باب أقرباء الرسول ﷺ، ۱۳: ۱۳۳

فصل : ۳۰

إنها أول أهل النبي ﷺ لحوقاً به بعد وفاته

﴿وِصالِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپ ﷺ سے ملیں﴾

۷۸۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: دعا النبی ﷺ فاطمة ابنتہ فی شَکْوَہُ التی قُبِضَ فیہا، فسارَها بشئ فبکت، ثم دعاها فسارَها فضحکت، قالت: فسألْتُها عن ذلک، فقالت: سارَنی النبی ﷺ فأخبرنی أَنه یُقْبَضُ فی وجعہ الذی تُوفی فیہ، فبکیْتُ، ثم سارَنی فأخبرنی أَنی أَوَّلُ أَهْلِ بَیتہ أَتبعَہ، فضحکْتُ۔ (۷۸)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

(۷۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۴۳۲، ۴۳۶، رقم: ۳۵۱۱، ۳۵۱۲

۲۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۹۰۳، رقم: ۲۳۵۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۵، رقم: ۸۳۶۶

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷، رقم: ۲۶۲۳

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۳۰، ۲۸۲

۷۔ احمد بن حنبل، نے ’المسند (۶: ۲۸۳)‘ میں یہی حدیث جعفر بن عمرو بن أمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۴: ۷۵۳، رقم: ۱۳۲۲

۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۱۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۲۸۸، رقم: ۳۲۷۰

۱۱۔ ابی یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۶، رقم: ۶۷۵۵

نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مرضِ وصال میں بلایا، پھر سرگوشی کے انداز میں اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ سے جا ملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔“

۷۹۔ عن عائشة رضي الله عنها، عن فاطمة رضي الله عنها: أن النبي ﷺ قال لها: أنتِ أولُ أهلي لحوقاً بي، فضحكت لذلك۔ (۷۹)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں فرمایا: میرے اہل بیت میں سے (میرے وصال کے بعد) تم سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں اس خوشی پر ہنس پڑی۔“

۸۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها: أنتِ أولُ أهلي لحوقاً بي۔ (۸۰)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

..... ۱۲۔ حکیم ترغی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۱۸۲:۳

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۴۲:۴۲، رقم: ۱۰۳۷

۱۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲:۲۴۷

۱۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲:۱۳۱

(۷۹) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۴:۲۶۹، رقم: ۳۵۹۸۰

۲۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵:۳۵۷، ۳۵۸، رقم: ۲۹۴۲-۲۹۴۵

(۸۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲:۶۳، رقم: ۱۳۳۵

نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔“

۸۱۔ عن ابن عباس ؓ، قال: لما نزلت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ دعا رسول الله ﷺ فاطمة، فقال: قد نعت إلى نفسي، فبكيت، فقال: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي، فضحكت فرأها بعض أزواج النبي ﷺ، فقلن: يا فاطمة! رأيناك بكيت، ثم ضحكت، قالت: إنه أخبرني أنه قد نعت إليه نفسه فبكيت، فقال لي: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت۔ (۸۱)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آگئی ہے۔ وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے آملے گی؛ تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے تجھے پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ وہ بولیں: حضور ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آپہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تو میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی ہے، تو میں ہنس پڑی۔“

..... ۲۔ احمد بن حنبل نے العلل و معرفة الرجال (۲: ۴۰۸، رقم: ۲۸۲۸) میں جعفر بن عمر بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰

(۸۱) ۱۔ دارمی، السنن، ۱: ۵۱، رقم: ۷۹

۲۔ اس کی کثیر تفسیر قرآن العظیم، ۳: ۵۶۱

إنها علمت بوفاتها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا﴾

۸۲۔ عن أم سلمی رضی اللہ عنہا قالت: اشتکت فاطمة شکواها التي قبضت فيه، فکنت أمرضها فاصبحت يوما کامل ما رأيتها في شکواها تلك، قالت: و خرج علی بعض حاجته، فقالت: يا أمه! اسکبی لی غسلا، فسکبت لها غسلا فاغتسلت کاحسن ما رأيتها فتغسل، ثم قالت: يا أمه! اعطیني ثيابی الجدد، فاعطيتها فلبستها، ثم قالت: يا أمه! قدمی لی فراشی وسط البيت، ففعلت و اضطجعت و استقبلت القبلة و جعلت يدها تحت خدها، ثم قالت: يا أمه! انی مقبوضة الآن و قد تطهرت، فلا یکشفنی أحد فقبضت مکانها، قالت: فجاء علی فاخبرته۔ (۸۲)

”حضرت أم سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی

(۸۲) ۱۔ احمد بن حنبل، ۶: ۴۶۱، ۴۶۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۲۹، ۷۲۵، رقم: ۱۰۷۳، ۱۲۳۳

۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۱۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۱

۵۔ زیلعی، نصب الراية، ۲: ۲۵۰

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۱۰۳

۷۔ ابن اثیر، مناقب النبی، ۷: ۲۲۱

مرضِ موت میں مبتلا ہوئیں تو میں اُن کی تیمارداری کرتی تھی۔ مرض کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح اُن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علیؑ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ نے کہا: اماں! میرے غسل کرنے کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ مبارک رُخسار مبارک کے نیچے کر لیا۔ پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہوگی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اُسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔

”اُمّ سلمیٰ کہتی ہیں: پھر حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ تشریف لائے تو میں نے انہیں سیدہ کے وصال کی اطلاع دی۔“

فصل: ۳۲

غَضَّ أَهْلُ الْجَمْعِ أَبْصَارَهَا عِنْدَ مَرُورِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِكْرَاماً لَهَا

﴿رُوزِ قِيَامَتِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اہلِ محشر نگاہیں

جھکا لیں گے﴾

۸۳۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٌ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ! غَضُّوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى تَمُرَ۔ (۸۳)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دیے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“

۸۴۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ! غَضُّوا أَبْصَارَكُمْ لَتَمُرَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمُرَ وَعَلَيْهَا رِبْطَانُ خَضِرَاوَانٍ۔

(۸۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۸

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۹۳

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

۴۔ مجلسی، کشف الخفا، مزیل الالباس، ۱: ۱۰۱، رقم: ۲۶۴۳

قال أبو مسلم: قال لي قلابة و كان معنا عبد الحميد أنه قال:
حمراوان۔ (۸۴)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے الیٰ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ اللہ
کے رسول ﷺ کی بیٹی فاطمہ الزہراءؑ گزر جائیں۔ پس وہ دوسرے چادروں میں لپٹی
ہوئی گزر جائیں گی۔

”ابو مسلم نے کہا: مجھے قلابہ نے کہا، اور ہمارے ساتھ عبد الحمید بھی تھا، کہ
حضور ﷺ نے فرمایا تھا: (سیدہ سلام اللہ علیہا) دوسرے چادروں (میں لپٹی ہوئی گزر
جائیں گی)۔“

۸۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: قال النبی ﷺ: ینادی مناد یوم
القیامة: غصوا أبصارکم حتی تمر فاطمة بنت محمد
النبی ﷺ۔ (۸۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز
قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت

(۸۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۵، رقم: ۴۷۵۷

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحاب، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۴

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۰

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۴۰۰، رقم: ۹۹۹

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۵، رقم: ۲۳۸۶

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۲

(۸۵) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۱۴۳

۲۔ بحار طبری، مناقب العقی فی مناقب ذوی القرنی ۹۳

محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“

۸۶۔ عن أبی ہریرۃ ؓ..... مرفوعاً..... إذا کان یوم القیامۃ نادى مناد من بطنان العرش: یا أهل الجمع! نکسوا رؤسکم و غضوا أبصارکم حتی تجوز فاطمة إلى الجنة۔ (۸۶)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف گزر جائیں۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۸۶) ۱۔ عجلی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱۰۱:۱، رقم: ۲۶۳

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۰۶:۱۲، رقم: ۳۳۲۱۱

۳۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۰۶:۱۲، رقم: ۳۳۲۱۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغیلانیات‘ میں حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد‘ (۱۴۱:۸) میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۔ یتیمی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۵۵۷:۲) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغیلانیات‘

فصل: ۳۳

منظر مرور فاطمة سلام الله عليها على الصراط مع سبعين ألف جارية من الحور العين

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر﴾

۸۷۔ عن ابی ایوب الأنصاری ؓ: إذا کان یوم القیامة نادى مناد من بطنان العرش: یا اهل الجمع! نكسوا رؤسکم و غُضُّوا أبصارکم حتی تَمُرَّ فاطمة بنت محمد ﷺ علی الصراط، فتَمُرُّ و معها سبعون ألف جارية من الحور العين كالبرق اللماع۔ (۸۷)

”حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے: روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔“

(۸۷) ۱۔ محب طبری نے ’ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ‘ (ص: ۹۴) میں کہا ہے کہ

اسے حافظ ابوسعید نقاش نے ’فوائد العرائقین‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۳۳۲۰۹، ۳۳۲۱۰

۳۔ ابن جوزی نے ’تذکرۃ الخواص‘ (ص: ۲۷۹) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۴۔ بیہقی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۵۵۷) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغلیات‘

میں روایت کیا ہے۔

پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔“

۸۸۔ عن علیؑ، قال: قال رسول الله ﷺ: تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ قَدْ عَجَنْتَ بِمَاءِ الْعَيُونِ، فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلُلِ الْجَنَّةِ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ مَكْتُوبٍ [عَلَيْهَا] بِخَطِ أَخْضَرٍ: أَدْخِلُوا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ أَكْمَلِ هَيْبَةٍ وَ أَتَمِّ كِرَامَةٍ وَ أَوْفَرِ حَظٍّ۔ فَتَرْفُثُ إِلَى الْجَنَّةِ كَالْعُرُوسِ حَوْلَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ جَارِيَةٍ۔

”سیدنا علیؑ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا، جسے آپ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر حُلہ ہزار حُلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور دافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دُہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔“

فصل: ۳۴

تُحْمَلُ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا عَلَى نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿رُوزِ قِيَامَتِ سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی﴾

۸۹۔ عن علی بن ابی طالب ؑ، قال: قال رسول الله ﷺ: إذا كان يوم القيامة حُمِلَت على البُرَاقِ و حُمِلَت فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعُضْبَاءِ۔ (۸۹)

”حضرت علی ؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔“

۹۰۔ عن ابی ہریرۃ ؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: تبعث الأنبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا بالمؤمنين من قومهم المحشر، و يبعث صالح على ناقته، و أبعث على البراق خطوها عند أقصى طرفها، و تبعث فاطمة أمامي۔ (۹۰)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح (علیہ السلام) اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا جائے گا۔“

(۸۹) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۲۵۳

(۹۰) حاکم نے ’المستدرک‘ (۱: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۷) میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی

جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ ہوگی۔“

۹۱۔ عن بُریدۃ ؓ، قال مُعَاذُ بْنُ جَبَل ؓ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ! وَأَنْتَ عَلَى الْعُضْبَاءِ؟ [قال: أنا] عَلَى الْبُرَاقِ يَخْصُنِي اللَّهُ بِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتِي عَلَى الْعُضْبَاءِ۔ (۹۱)

”حضرت بریدہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ روز قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہوگا، (مگر) میری بیٹی فاطمہ میری سواری عضباء پر ہوگی۔“

(۹۱) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۲، ۳۵۳

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۱: ۳۹۹، رقم: ۳۲۳۴۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو نعیم اور

فاطمہ سلام اللہ علیہا علاقہ لمیزان الآخرة

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دستہ ہیں﴾

۹۲۔ عن ابن عباس ؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: أنا ميزان العلم، وعلیٰ كفتاه، و الحسن و الحسين خيوطه، و فاطمة علاقته، و الأئمة من بعدی عموده یوزن به أعمال المحبّين لنا و المبغضين لنا۔ (۹۲)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اُس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے، اور میرے بعد ائمہ اطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔“

(۹۲)۔ ۱۔ دیلمی، الفردوس، بہا ثور الخطاب، ۱: ۳۳، رقم: ۱۰۷۔

۲۔ مجلسی نے ’کشف الخفاء و مزیل الالباس‘ (۱: ۲۳۶) میں کہا ہے کہ دیلمی نے

فصل: ۳۶

اول من یدخل الجنة مع النبی ﷺ

فاطمة سلام اللہ علیہا و زوجها و ابنہا

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب

سے پہلے جنت میں داخل ہوگا﴾

۹۳۔ عن علیؑ، قال: أخبرنی رسول اللہ ﷺ: أن أول من یدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين۔ قلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائکم۔ (۹۳)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔“

۹۴۔ عن ابی ہریرۃؓ، قال رسول اللہ ﷺ: أول شخص یدخل

(۹۳)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۴: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ بیہقی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۴۴۸) میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے روایت

کیا ہے۔

۵۔ محبت طبری، مناقب العقی فی مناقب ذوی القربی: ۲۱۳

الجنة فاطمة۔ (۹۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی فاطمہ ہوگی۔“

۹۵۔ عن ابی یزید المدنی، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أول شخص یدخل الجنة: فاطمة بنت محمد، و مثلها فی هذه الأمة مثل مریم فی بنی اسرائیل۔ (۹۵)

”حضرت ابو یزید مدنی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ ہوگی، اور (میری) اس اُمت میں وہ ایسی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم۔“

(۹۴) ۱۔ ذہبی نے ’میزان الاعتدال فی نقد الرجال‘ (۳: ۳۵۱) میں کہا ہے کہ اسے ابو صالح

مؤذن نے ’مناقب فاطمہ‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ عسقلانی نے بھی ’لسان المیزان‘ (۴: ۱۶) میں ایسا کہا ہے۔

(۹۵) ۱۔ قزوینی، اہودین فی اخبار قزوین، ۱: ۳۵۷

۲۔ بنی کثیر الرجال، ۱۰: ۱۱، رقم: ۳۳۳۳۳

فصل : ۳۷

مسكنها يوم القيامة في قبة بيضاء سقفها

عرش الرحمن

﴿روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے

سفید گنبد ہوگا﴾

۹۶۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة و عليا و الحسن و الحسين في حظيرة القدس في قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن۔ (۹۶)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین (جنت) الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے، جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔“

۹۷۔ عن أبي موسى الأشعري، قال: قال رسول الله ﷺ: أنا و علي و فاطمة و الحسن و الحسين يوم القيامة في قبة تحت العرش۔ (۹۷)

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین عرش کے نیچے گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔“

(۹۶)۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۱۳: ۶۱۱

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۳۶۷

(۹۷)۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۳

۲۔ زرقاتی، شرح الموطا، ۴: ۴۳۳

۳۔ زرقاتی، شرح الموطا، ۲: ۹۳

فصل: ۳۸

إِنَّ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا وَزَوْجَهَا وَابْنَاهَا وَمَنْ أَحْبَبَهُمْ
مَجْتَمِعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿پنجتن پاک اور اُن کے تمام محب قیامت کے دن ایک ہی
جگہ ہوں گے﴾

۹۸۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ
وَهَذِينَ وَهَذَا الرَّاقِدُ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (۹۸)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ
فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ
سونے والا (حضرت علیؑ)، کیونکہ اُس وقت آپ سو کر اُٹھے ہی تھے) روزِ قیامت
ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

۹۹۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَ

(۹۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱۰: ۱

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۲۹، ۳۰، رقم: ۷۷۹

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۲۹۲، رقم: ۱۱۸۳

۴۔ بخاری نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹، ۱۷۰) میں کہا ہے احمد بن حنبل کی روایت کردہ

حدیث کی سند میں قیس بن ربیع کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ بقیہ تمام رجال ثقہ
ہیں۔

۵۔ شیبانی، السنن، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۳۳۲

حسن و حسین مجتمعون و من أحبنا، يوم القيامة نأكل و نشرب حتى
يفرق بين العباد۔ (۹۹)

”حضرت علی ؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں،
علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہمارے محبین سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں
گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر
دیئے جائیں گے۔“

jabir.abbas@yahoo.com

(۹۹)۔ ۱۔ ٹیٹھی نے ’مجمع الزوائد‘ (۱۷:۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور

میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

طبرانی، المعجم اکبر، رقم: ۴۶۲۳

فصل: ۳۹

قالت أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها
”فاطمة سلام الله عليها أفضل الناس بعد أبيها“

﴿فرمانِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا..... بعد از مصطفیٰ ﷺ﴾

أفضل ترين، سیدی زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴿﴾

۱۰۰۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما رأيت أفضل من فاطمة رضي الله عنها
 غير أبيها۔ (۱۰۰)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا
 سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔“

۱۰۱۔ عن عمرو بن دينار، قال: قالت عائشة رضي الله تعالى عنها: ما رأيت
 أحدا قط أصدق من فاطمة غير أبيها۔ (۱۰۱)

”عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
 زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔“

(۱۰۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۷، رقم: ۲۷۲۱

۲۔ بیہقی نے ”مجمع الزوائد“ (۲۰۱: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت
 کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۳۔ شوکانی، درالسخابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ، ۲: ۲۷۷، رقم: ۲۳

(۱۰۱) ۱۔ ابویعلیٰ، المعجم الاوسط، ۲: ۴۱، رقم: ۲۲

فصل: ۴۰

قال عمر بن الخطاب ؓ.....

“فاطمة سلام الله عليها أحب الناس بعد أبيها”

﴿فرمانِ فاروق اعظم ؓ..... بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی

سیدہ زہراء سلام الله عليها ہیں﴾

۱۰۲۔ عن عمر ؓ أنه دخل على فاطمة بنت رسول الله ﷺ، فقال: يا فاطمة! والله! ما رأيت أحدا أحب إلى رسول الله ﷺ منك، والله! ما كان أحد من الناس بعد أبيك ﷺ أحب إلى منك۔ (۱۰۲)

”حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے بابا ﷺ کے۔“

(۱۰۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۶

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۳۲، رقم: ۴۷۰۴۵

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۲

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱: ۳۶۳، رقم: ۵۳۲

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۴۰۱

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

مآخذ ومراجع

۱۔ القرآن الکریم

۲۔ آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی (۱۲۱۷-۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲-۱۸۵۳ء)۔ روح المعانی فی تفسیر

القرآن العظیم والسبع المثانی، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۷۷۷ھ)

۸۳۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴۔ ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵-۶۳۰ھ/۱۱۶۰-۱۲۳۳ء)۔

أسد الغابۃ فی معرفة الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ۔

۵۔ ابن بشکوال، ابو قاسم خلف بن عبد الملک (۳۹۵ھ/۵۷۸ء)۔ غوامض الاسماء المہجۃ

الواقعة فی متون الأحادیث المسندہ۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ۔

۶۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/۵۱۱-۵۷۹ھ)

۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ صفۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۷۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/۵۱۱-۵۷۹ھ)

۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ تذکرۃ الخواص۔ بیروت، لبنان: مؤسسة أہل البیت، ۱۴۰۱ھ/

۱۹۸۱ء۔

۸۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۳ھ/۸۸۳-۹۶۵ء)۔

الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۹۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۳ھ/۸۸۳-۹۶۵ء)۔

المصحح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ ابن حبان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر الأنصاری (۲۷۰-۳۶۹ھ)۔

المحمد شين بأصحان - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٢هـ/ ١٩٩٢ء

١١- ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبد الله (١٦١- ٢٣٤هـ/ ٤٤٨- ٨٥١ء) - المسند - مدينة منورة، سعودي عرب: مكتبة الايمان، ١٣١٢هـ/ ١٩٩١ء

١٢- ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨- ٢٣٠هـ/ ٤٨٣- ٨٢٥ء) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/ ١٩٤٨ء

١٣- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨- ٤٦٣هـ/ ٩٤٩- ١٠٤١ء) - الاستيعاب في معرفة الاصحاب - بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٣١٢هـ

١٤- ابن عساكر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي (٣٩٩- ٥٤١هـ/ ١١٠٥- ١١٤٦ء) - تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساكر) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٢١هـ/ ٢٠٠١ء

١٥- ابن قانع، ابو الحسين عبد الباقي بن قانع (٢٦٥هـ/ ٨٧١ء) - معجم الصحابة - المدينة المنورة، سعودي عرب: مكتبة الغرباء الاثرية، ١٣١٨هـ

١٦- ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسي (م ٦٢٠هـ) - المغني في فقه الامام احمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٥هـ

١٧- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١- ٤٤٣هـ/ ١٣٠١- ١٣٤٣ء) - البداية و النهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٨ء

١٨- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٤٠١- ٤٤٣هـ/ ١٣٠١- ١٣٤٣ء) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٠٠هـ/ ١٩٨٠ء

١٩- ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩- ٢٤٣هـ/ ٨٢٣- ٨٨٤ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٨ء

٢٠- ابو داود، سليمان بن اشعث سجستاني (٢٠٢- ٢٤٥هـ/ ٨١٤- ٨٨٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٣هـ/ ١٩٩٣ء

٢١- ابو عوانة، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيسابوري (٢٣٠- ٢٣١هـ/ ٨٣٥- ٨٣٦هـ)

٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٩٩٨ء -

٢٢ - ابو قيس، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (٣٣٦ -

٣٣٠هـ/٩٢٨-١٠٣٨ء) - حلية الاولياء و طبقات الاصفياء - بيروت، لبنان: دار

الكتاب العربي، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠ء -

٢٣ - ابو يعلى، احمد بن علي بن شتي بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمي (٢١٠ - ٣٠٤هـ/

٨٢٥-٩١٩ء) - المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٢هـ/١٩٨٣ء -

٢٤ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/٨٥٥ء) - فضائل الصحابة -

بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة -

٢٥ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/٨٥٥ء) - المسند - بيروت،

لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ/١٩٤٨ء -

٢٦ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/٨٥٥ء) - العلل و معرفة

الرجال - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ء -

٢٧ - اندلسي، عمر بن علي بن احمد الوادياشي (٤٢٣ - ٨٠٢هـ) تحفة المحتاج إلى أدلة المحتاج -

مكة المكرمة، سعودى عرب: دار حراء، ١٤٠٦هـ -

٢٨ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - الادب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٤٠٩هـ/١٩٨٩ء -

٢٩ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -

٣٠ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - الصحيح، بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١هـ/١٩٨١ء -

٣١ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/٨١٠ -

٨٤٠ء) - الكنى، بيروت، لبنان: دار الفكر -

٣٢ - بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الحلق بصري (٢١٠ - ٢٩٢هـ/٨٢٥ - ٩٠٥ء) - المسند -

- ۳۳- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۳۴- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
- ۳۵- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳۶- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۲۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد، بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔
- ۳۷- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۳۸- جرجانی، ابو القاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ/۱۰۳۵ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۳۹- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علیٰ المسحورین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۴۰- حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ البیان و التعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
- ۴۱- حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱)۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
- (۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر ان کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔
- ۴۲- حلبی، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجی ابو الوفا الطرابلسی (۴۵۳ھ/۸۴۱ء)۔ الکشف الحفیث۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب + مکتبۃ المنہجۃ العربیہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۴۳- حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المستدرک۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنیٰ۔
- ۴۴- خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن موسیٰ بن ثابت (۳۹۴ھ-

٣٦٣/هـ (١٠٠٢-١٠٠٤ء) - تاريخ بغداد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -

٣٧ - خطيب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مهدی بن ثابت (٣٩٢ -

٣٦٣/هـ (١٠٠٢-١٠٠٤ء) - موضح أدھام الجمع و التفریق - بيروت، لبنان: دار المعرفه،

١٤٠٤ھ -

٣٨ - خلال، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، (٣٣٣ - ٣١١ھ) - السنہ - ریاض، سعودی

عرب: ١٤١٠ھ -

٣٩ - دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر (٣٠٦/هـ - ٢٨٥ھ) - سؤالات حمزہ - الرياض، سعودی

عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٢/هـ - ١٩٨٣ء -

٤٠ - دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (١٨١ - ٢٥٥/هـ - ٤٩٤ - ٨٦٩ء) - السنن - بيروت،

لبنان: دار الکتب العربی، ١٤٠٤ھ -

٤١ - دولابی، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٣ - ٣١٠ھ) - الذریۃ

الطاہرہ النبویہ - کویت: الدار السلفیہ - ١٤٠٤ھ -

٤٢ - ویلی، ابو شجاع شیردیہ بن شہردار بن شیردیہ بن فناخسرو ہمدانی (٣٣٥ - ٥٠٩/هـ -

١٠٥٣ - ١١١٥ء) - الفردوس بمأثور الخطاب - بيروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

١٩٨٦ء -

٤٣ - ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٤٣ - ٤٤٨ھ) - سیر أعلام النبلاء - بيروت، لبنان:

مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ -

٤٤ - ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٤٣ - ٤٤٨ھ) - معجم المحدثین - طائف، سعودی

عرب: مکتبۃ الصدیق، ١٤٠٨ھ -

٤٥ - ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (٦٤٣ - ٤٤٨ھ) - میزان الاعتدال فی نقد الرجال -

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء -

٤٦ - رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون (م ٣٠٤ھ) - المسند - قاہرہ، مصر: مؤسسۃ قرطبہ،

١٤١٦ھ -

٤٧ - زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی

١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٣٥-١٧١٠ء)۔ شرح الموطا۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٥٦۔ زیلعی، ابو محمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م ٤٦٢ھ)۔ نصب الرلیۃ لأحادیث الہدایہ۔ مصر: دار الحدیث، ١٣٥٤ھ۔

٥٧۔ زید بغدادی، ابو اسماعیل، حماد بن اسحاق بن اسماعیل (م۔ ٢٦٤ھ)۔ ترکۃ النبی ﷺ والسبل التي وجهها فيها۔ ١٣٠٣ھ۔

٥٨۔ سخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن (٨٣١ھ/٩٠٢ء)۔ إحتلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف۔ بیروت، لبنان: دار المدینۃ، ١٣٣١ھ/٢٠٠١ء۔

٥٩۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٣٩-٩١١ھ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)۔ الخصائص الکبریٰ۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٦٠۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٣٩-٩١١ھ/١٣٣٥-١٥٠٥ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦١۔ شبلنجی، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن (١٢٥٢ھ/١٨٣٦ء)۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الخاتم ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٣٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٦٢۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠ھ/١٨٣٣-١٧٦٠ء)۔ فتح القدر۔ مصر: مطبع مصطفى البابي الحلبي واولاده، ١٣٨٣ھ/١٩٦٣ء۔

٦٣۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠ھ/١٨٣٣-١٧٦٠ء)۔ نیل الاوطار شرح مشنی الاخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

٦٤۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠ھ/١٨٣٣-١٧٦٠ء)۔ در السحابہ فی مناقب القرابیۃ والصحابہ۔ دمشق: دار الفکر، ١٣٩٣ھ/١٩٨٣ء۔

٦٥۔ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٤ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ الآحاد و الثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ١٣١١ھ/١٩٩١ء۔

- ٦٦- شيباني، ابوبكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٤هـ/٨٢٢-٩٠٠ع)- السنة- بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٠هـ-
- ٦٧- صنعاني، محمد بن اسماعيل (٤٤٣-٨٥٢هـ)- سبل السلام شرح بلوغ المرام- بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٤٩هـ-
- ٦٨- صيداوي، محمد بن أحمد بن جمج، أبو الحسين (٣٠٥-٣٠٢هـ)- معجم الشيوخ- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ-
- ٦٩- طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)- المعجم الاوسط- رياض، سعودي عرب: مكتبة المعارف، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥ع-
- ٧٠- طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)- المعجم الصغير- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٠٣هـ/١٩٨٣ع-
- ٧١- طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)- المعجم الكبير- موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة-
- ٧٢- طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠هـ/٨٤٣-٩٤١ع)- المعجم الكبير- القاهرة، مصر: مكتبة ابن تيمية-
- ٧٣- طبري، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠هـ/٨٣٩-٩٢٣ع)- جامع البيان في تفسير القرآن- بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠ع-
- ٧٤- طحاوي، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩-٣٢١هـ/٨٥٣-٩٣٣ع)- شرح معاني الآثار- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩هـ-
- ٧٥- طيالسي، ابو داود سليمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٣هـ/٤٥١-٨١٩ع)- المسند- بيروت، لبنان: دار المعرفه-
- ٧٦- عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكشي (م ٢٣٩هـ/٨٦٣ع)- المسند- القاهرة، مصر: مكتبة السنه- ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ع-

٧٧- عبدالرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١هـ/٤٣٣-٨٢٦ع)-

٧٨- عجوني، ابو القداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراجي (١٠٨٤-١١٦٢هـ/ ١٦٤٦-١٤٣٩ء) - كشف الخفاء ومزيل الالباس - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ -

٧٩- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء) - الاصابه في تمجيد الصحابه - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣٦٢هـ/ ١٩٩٢ء -

٨٠- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء) - تغليق التعليق على صحيح البخاري - بيروت - لبنان: المكتب الاسلامي + عمان + اردن: دار عمار، ١٤٠٥هـ -

٨١- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء) - تلخيص المحمدي - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٨٣هـ/ ١٩٦٣ء -

٨٢- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء) - تهذيب التهذيب - بيروت، لبنان، دار الفكر، ١٣٨٣هـ/ ١٩٨٣ء -

٨٣- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء) - لسان الميزان - بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلی للمطبوعات ١٣٠٦هـ/ ١٩٨٦ء -

٨٤- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/ ١٣٤٢-١٣٣٩ء) - فتح الباري - لاهور، پاکستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٤٠١هـ/ ١٩٨١ء -

٨٥- قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى أموي (٢٨٣-٣٨٠هـ/ ٨٩٤-٩٩٠ء) - الجامع لاحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -

٨٦- قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في أخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلميه، ١٩٨٤ء -

٨٧- قصراني، محمد بن طاهر بن القيسراني (٢٢٨-٥٠٤هـ) - تذكرة الحفاظ - الرياض، سعودی عرب: دار الصمعي، ١٣١٥هـ -

٨٨- محالي، ابو عبد الله حسين بن اسماعيل بن محمد بن اسماعيل بن سعيد بن امان نضي (٢٣٥-٢٣٥هـ) -

٨٣٣٠/هـ (٨٣٩-٩٣١ء) - الامالي - عمان + اردن + الدمام: المكتبة الاسلامية + دار ابن القيم، ١٣١٢هـ -

٨٩ - محب طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابي بكر بن محمد بن ابراهيم (٦١٥-٦٩٣هـ/ ١٢١٨-١٢٩٥ء) - ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى - جدة، سعودى عرب: مكتبة الصحابة، ١٣١٥هـ/ ١٩٩٥ء -

٩٠ - مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن على (٦٥٣-٤٣٢هـ/ ١٢٥٦-١٣٣١ء) - تهذيب الكمال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٠هـ/ ١٩٨٠ء -

٩١ - مسلم، ابن الحجاج قشيري (٢٠٦-٢٦١هـ/ ٨٢١-٨٤٥ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربى -

٩٢ - مقدسى، محمد بن عبد الواحد حنبلى (م ٦٣٣هـ) - الاحاديث المختارة - مكة المكرمة، سعودى عرب: مكتبة المنهضة الحديثية، ١٣١٠هـ/ ١٩٩٠ء -

٩٣ - مقرئ، ابو بكر محمد بن ابراهيم (٢٨٥هـ/ ٩٢٨ء) - الرخصة في تقبيل اليد - الرياض، سعودى عرب: دار العاصمة، ١٣٠٨هـ -

٩٤ - مناوى، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (٩٥٢-١٠٣١هـ/ ١٥٣٥-١٦٢١ء) - فيض القدير شرح الجامع الصغير - مصر: مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ -

٩٥ - منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامة بن سعد (٥٨١-٦٥٦هـ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء) - الترغيب والترهيب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٤هـ -

٩٦ - نسائى، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/ ٨٣٠-٩١٥ء) - السنن - حلب، شام: مكتب المطبوعات الاسلامية، ١٣٠٦هـ/ ١٩٨٦ء -

٩٧ - نسائى، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/ ٨٣٠-٩١٥ء) - السنن الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١١هـ/ ١٩٩١ء -

٩٨ - نسائى، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/ ٨٣٠-٩١٥ء) - فضائل الصحابة - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٠٥هـ -

٩٩- نسائی، احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ عمل الیوم و الیله۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٠٠- نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرّی بن حسن بن حسین بن محمد بن جمہ بن حزام (٦٣١-٦٤٤ھ/١٢٣٣-١٢٤٨ء)۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠١- یاقوتی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر (م ٩٤٣ھ)۔ الصوائق المحرقة علی اهل الرقص والہلال والنزعة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٩٩٤ء۔

١٠٢- یثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٤٣٥-٨٠٤ھ/١٣٣٥-١٣٠٥ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ١٣٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٠٣- یثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٤٣٥-٨٠٤ھ/١٣٣٥-١٣٠٥ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٤- ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م ٩٤٥ھ)۔ کنز العمال فی سنن الافعال والاقوال۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٩٩ھ/١٩٤٩ء۔